تصنیف

امامِ اہلِ سنّت، غزالیِ زماں، رازیِ دوراں حضرت علّامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

1331ھ — 1406ھ

1913ء — 1986ء

باہتمام محمد رمضان ضیاء البارو ی

ناظم شعبہ نشر و اشاعت جامعہ اسلامیہ خیر المعاد قلعہ کہنہ قاسم باغ ملتان پاکستان

تصحیح شدہ ایڈیشن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علماءِ دیوبند کی اللہ تعالیٰ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ عبارات کا شرعی حکم اور صداقتِ اہل سنت و جماعت کے موضوع پر لاجواب کتاب

(تصنیف)

امامِ اہل سنت، غزالیِ زماں، رازیِ دوراں حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ کاظمی رحمۃ اللہ علیہ

۱331ھ ——— 1406ھ

1913ء ——— 1986ء

باہتمام: محمد رمضان ضیاء البارُوی

ناظم شعبۂ نشر و اشاعت: جامعہ اسلامیہ خیر المعاد، قلعہ کہنہ قاسم باغ، ملتان پاکستان

تاریخ اشاعت: ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ، ۱۹۹۷ء

قیمت چوبیس ۲۴ روپے

فہرست مضامین

حالاتِ مصنف

از: محمد رمضان ضیاء البارودی،

غزالئ زماں رازئ دوراں امام اہلسنت حضرت علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی قدس سرہ السامی بیک وقت شیخ التفسیر شیخ الحدیث شیخ الفقہ عظیم ترین محقق۔ مدقق، روحانی پیشوا تھے امام اہلسنت کا سلسلہ نسب سیدنا امام موسیٰ کاظم علیہ الرحمۃ القادر سے منسلک ہے۔

ولادت باسعادت

آپ ۱۹۱۳ء شہر امروھہ میں حضرت سید محمد مختار کاظمی علیہ الرحمۃ کے ہاں پیدا ہوئے۔

تعلیم و تربیت کی تکمیل برادر معظم حضرت علامہ استاذ العلماء سید محمد خلیل کاظمی محدث امروہی علیہ الرحمہ سے کی۔ سولہ ۱۶ سال کی عمر میں سندِ فراغت حاصل کی۔ انہیں کے دستِ حق پر سلسلہ چشتیہ صابریہ میں بیعت ہوئے اور اجازت و خلافت حاصل کی۔

تدریس کا آغاز

آپ نے تدریس کا آغاز جامعہ نعمانیہ لاہور سے کیا۔ بیک وقت اٹھائیس ۲۸ اسباق پڑھاتے تھے بعدہ ۱۹۳۱ء میں امروھہ مدرسہ محمدیہ حنفیہ میں چار سال تدریس فرمائی۔

ملتان میں آمد

۱۹۳۵ء کے اوائل میں ملتان تشریف لائے۔ مسجد حافظ فتح شیر بیرون لوہاری دروازہ میں درس قرآن و حدیث کا آغاز کیا۔ جو ۱۸ سال کے عرصہ میں مکمل ہوا۔

قاتلانہ حملہ

آپکے عروج اور اہل سنت کے غلبہ کو دیکھ کر مخالفین نے بہاولپور کے گاؤں بلبھا جھلن میں دوران تقریر آپ

پر قاتلانہ حملہ کیا لیکن وہ اس میں ناکام رہے۔

انوار العلوم کا قیام

۱۹۴۴ء میں ملتان کے وسط زمین خرید کر مدرسہ انوار العلوم قائم کیا۔ جس نے آپ کے زیر اہتمام اپنی مختصر عمارت کے باوجود عظیم خدمت سرانجام دی اب تک اس مدرسہ سے سینکڑوں طلبہ علوم اسلامیہ کی تکمیل کر کے ملک اور بیرون ملک دین متین کی خدمت سرانجام دے رہے ہیں۔ جو آپ کا عظیم الشان کارنامہ ہے۔

تحریک پاکستان

حضرت علاّمہ کاظمی نے برصغیر کی تقسیم اور مسلمانوں کے لئے علیحدہ مملکت کے قیام کے لئے گراں خدمات سرانجام دی ہیں۔ قیام پاکستان کی توثیق کے لئے "بنارس سُنّی کانفرنس" میں بھرپور شرکت کی جبکہ کانگریسی، احراری علماء سر دھڑ کی بازی لگا کر مخالفت کر رہے تھے۔

جمعیت علماء پاکستان کی بنیاد

۱۹۴۸ء میں آپ نے علماء مشائخ کا عظیم الشان کنونشن منعقد کر کے جمعیت علماء پاکستان کی بنیاد ڈالی، غازئ کشمیر مولانا ابوالحسنات محمد احمد قادری کو صدر اور حضرت علاّمہ کاظمی کو ناظم اعلیٰ مقرر کیا گیا

اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور [illegible]

محکمہ اوقاف کو جامعہ اسلامیہ کے شعبہ حدیث کیلئے بلند پایہ محقق ماہر حدیث کی ضرورت تھی محکمہ نے اس منصب کے لئے درخواست کی اہلِ سُنّت کی نمائندگی اور ملک کے ضرورت خاطر آپ نے یہ عہدہ قبول کیا ۱۹۶۳ء جامعہ اسلامیہ میں شعبہ حدیث کے سربراہ کی حیثیت سے کام کیا۔

تحریک ختم نبوت

۱۹۵۳ء میں تحریک ختم نبوت میں دلولہ انگیز کردار ادا کیا مجلس صدارت کے فرائض آپ نے سرانجام دیئے۔ بالآخر مرزائیوں کو "غیر مسلم اقلیت" قرار پانا اسی تحریک کا نتیجہ ہے۔ ایسے ہی ۱۹۷۶ء میں تحریک نظام مصطفےٰ میں آپ کا کردار عیاں ہے۔

سُنی کانفرنس ملتان

۱۹۷۸ء ملتان سُنّی کانفرنس میں جمعیت علماء پاکستان کے ساتھ دینی فقہی امور کی بجا آوری کے لئے ایک غیر سیاسی تنظیم جماعت اہل سنّت کا قیام عمل میں لایا گیا حضرت علاّمہ کاظمی لاکھوں کے اجتماع میں صدر منتخب ہوئے۔

تنظیم المدارس کا قیام

مدارس درس نظامی کی اصلاح و تنظیم کیلئے آپ نے تنظیم المدارس (اہل سنّت) پاکستان کی بنیاد رکھی۔ جس کے آپ صدر رہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت نے ساٹھ سال علوم دینیہ کی خدمت سرانجام دی۔

تصانیف

آپ کی تصانیف میں سے مقالات کاظمی کے نام سے تین جلدیں شائع ہو چکی ہیں۔
البیان ترجمہ قرآن مجید، تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر والناظر، تسبیح الرحمٰن عن الکذب والنقصان درود تاج پر اعتراضات کے جوابات، التبیان تفسیر القرآن مشہور و عام ہیں اور یہ کتب شائع ہو چکی ہیں۔

وصال

۷۳ سال کی عمر میں ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ روزہ افطار کرنے کے بعد داعی اجل کو لبیک کہا اور مالک حقیقی سے جا ملے، ملتان کے وسیع سپورٹس گراونڈ میں نماز جنازہ ہوئی جس میں لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ مرکزی عیدگاہ ملتان میں مدفون ہوئے۔ آپ کا مزار پُر انوار تکمیل کے مراحل میں ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

تخلیق انسانی کا مقصد معرفت الٰہی ہے اور معرفت الٰہی کا مبنیٰ مشاہدہ تجلیات حسن لا متناہی اس مقصد عظیم کے تصور نے انسان کو ورطۂ حیرت میں مبتلا کر دیا۔ وہ ایک ایسے ضعیف و نادار اجنبی مسافر کی طرح حیران تھا۔ جسے کروڑوں میل کی دشوار گزار راہیں درپیش ہوں اور منزل مقصود تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ اس کے پاس موجود نہ ہو۔

وہ عالم حیرت میں زبان حال سے کہتا تھا الٰہی! تیری معرفت کی منزل تک کیسے پہنچوں۔ میں کمزور ضعیف البنیان اور پھر مجھے بہکانے کے لئے قدم قدم پر شیطان وہ پریشان ہو کر سوچتا تھا کہ ضعف کو قوت سے کیا نسبت، امکان کو وجوب سے کیا واسطہ، محدود کو غیر محدود سے کیا علاقہ، کہاں حادث، کہاں قدیم، کہاں انسان کہاں رحمٰن، نہ اس کے حسن و جمال کی تجلیوں تک میری نگاہیں پہنچ سکتی ہیں، نہ میں اس کے دیدار جمال کی تاب لا سکتا ہوں۔

انسان اسی کشمکش میں مبتلا تھا کہ قدرت نے بروقت اس کی دستگیری فرمائی اور روحِ دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے آئینہ وجود سے اپنے حسن لا محدود کی تجلیاں ظاہر فرما کر اپنی معرفت کی راہیں اس پر روشن کر دیں۔

صلوٰۃ وسلام ہو اس برزخ کبریٰ حضرت محمد مصطفٰے علیہ وآلہٖ التحیۃ والثنا پر جس نے ضعف انسانی کو قوت سے بدل دیا۔ حدوث کو قدیم کا آئینہ بنا دیا۔ امکان کو بارگاہ وجوب میں حاضر کر دیا۔ مکان کا رشتہ لامکان سے جوڑ دیا۔ محدود کو غیر محدود سے ملا دیا یعنی بندہ کو خُدا تک پہنچا دیا۔

حق یہ ہے کہ رخسار محمدی آئینہ جمال حق ہے اور خد و خال مصطفٰے مظہر حسن کبریا پھر کس طرح ممکن ہے کہ ایک کا انکار دوسرے کے اقرار کے ساتھ جمع ہو جائے۔ اگر حق کے ساتھ باطل، نور کے ساتھ ظلمت، کفر کے ساتھ اسلام کا اجتماع متصور ہو تو یہ بھی ممکن

ہو گا۔ جب وہ محال ہے تو یہ بھی محال۔

بنابریں اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارۂ کار نہیں حسنِ محمدی کا انکار جمالِ خُداوندی کا انکار اور بارگاہِ نبوّت کی توہین، حضرت الوہیت کی تنقیص ہے۔

شانِ الوہیت کی توہین کرنے والا مومن نہیں تو گُستاخِ نبوّت کیونکر مسلمان ہو سکتا ہے۔ کوئی مکتبۂ خیال ہو ہمیں کسی سے عناد نہیں البتہ منکرین کمالات نبوّت اور منقصین شانِ رسالت سے ہمیں طبعی تنفر ہے اس لئے کہ وہ آئینہ جمال الوہیت میں عیب کے متلاشی ہیں اور ان کا یہ طرز عمل نہ صرف مقصد تخلیق انسانی کے منافی ہے بلکہ آدابِ بندگی کے بھی خلاف اور خالقِ کائنات سے کھلی بغاوت کے مترادف ہے۔

اس کے باوجود بھی ہمیں ان سے کچھ سروکار نہیں۔ ہمارا خطاب تو جمالِ الوہیت کے دیوانوں اور شمع رسالت کے ان پروانوں سے ہے جو ذات پاک مصطفٰے علیہ التحیۃ والثنا کو معرفت الٰہی اور قرب خُداوندی کا وسیلۂ عظمیٰ جان کر ان کی شمعِ حسن و جمال پر قربان ہو جانے کو اپنا مقصد حیات سمجھتے ہیں اور اسی لئے ہم نے دلائل سے الگ ہو کر صرف مسائل بیان کئے ہیں۔ البتہ ابتدا میں بطور مقدمہ چند ایسے اصول لکھ دیئے ہیں جن کی روشنی میں ناظرین کرام پر ان تمام تاویلات کا فساد روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گا جو توہین آمیز عبارات میں آج تک کی گئی ہیں، رہے دلائل ——— تو ——— انشاءاللہ تعالیٰ مستقبل قریب میں ہر اختلافی مسئلہ پر ایک مستقل رسالہ ہدیۂ ناظرین ہو گا جس میں پوری تفصیل کے ساتھ دلائل مرقوم ہوں گے۔ وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ۔

اس کے بعد یہ بھی عرض کر دوں کہ اس رسالہ میں تمام حوالجات و عبارات منقولہ کو میں نے بذات خود اصل کتب میں دیکھ کر پُوری تحقیق اور احتیاط کے ساتھ نقل کیا ہے اگر ایک حوالہ بھی غلط ثابت ہو جائے تو میں اس سے رجوع کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کر لوں گا اور ساتھ ہی اس کا اعلان بھی شائع کر دوں گا۔

آخر میں دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مختصر رسالہ کو برادران اہلسنّت کے لئے اپنے مسلک پر ثابت قدم رہنے کا موجب اور دوسروں کے لئے رجوع الی الحق کا سبب بنائے۔ (آمین)

سیّد احمد سعید کاظمی غفرلہٗ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ط نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

اَز بعد

ناظرین کرام کی خدمت میں عرض ہے کہ اس رسالہ میں اصل مواد تو میں نے ۱۹۴۶ میں مرتب کر لیا تھا لیکن بعض موانع کی وجہ سے طباعت نہ ہو سکی ، حتیٰ کہ اس عرصہ میں دیوبندی حضرات کے بعض رسائل و مضامین نظر سے گزرے ، جن سے مفید مطلب کچھ اقتباسات لیکر اس میں شامل کر دیئے گئے۔ اس رسالہ کی اشاعت سے میری غرض صرف یہ ہے کہ بھولے بھالے مسلمان علماء دیوبند کے ظاہر حال کو دیکھ کر انہیں اہلِ حق اور صحیح العقیدہ سنی مسلمان سمجھتے ہیں اور اسی بنا پر دینی معاملات میں انہیں اپنا مقتداء و پیشوا بناتے ہیں ، ان کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں ، ان سے مذہبی مسائل دریافت کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مذہبی الفت رکھتے ہیں مگر یہ نہیں جانتے کہ ان کے عقائد کیسے ہیں اس رسالہ کو پڑھ کر انہیں علماء دیوبند کے عقائد سے واقفیت ہو جائے اور وہ اپنی عاقبت کی فکر کریں۔ اور سوچیں کہ جن لوگوں کے ایسے عقیدے ہیں ان کو اپنا مقتداء اور پیشوا مان کر ہمارا کیا حشر ہو گا۔

وہابی دیوبندی

اگرچہ وہابی ، دیوبندی دو لفظ ہیں لیکن ان سے مراد صرف وہی گروہ ہے جو اپنے ماسوا دوسرے تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک اور بدعتی قرار دیتا ہے۔ اور جس کے سر برآوردہ لوگوں نے اپنی کتابوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم و دیگر انبیاء علیہم السّلام و محبوبانِ خداوندی کی شان میں توہین آمیز عبارتیں لکھیں اور بعض عیوب و نقائص کو انبیاء و اولیاء علیہم السلام کی طرف بے دھڑک منسوب کیا۔ اس قسم کے لوگوں کا وجود عہدِ رسالت سے ہی چلا آرہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے۔

وَمِنْهُمْ مَنْ يَلْمِزُكَ فِي الصَّدَقَاتِ فَإِنْ أُعْطُوا مِنْهَا رَضُوا وَإِنْ لَمْ يُعْطَوْا مِنْهَا إِذَا هُمْ يَسْخَطُونَ. وَلَوْ أَنَّهُمْ رَضُوا مَا آتَاهُمُ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ سَيُؤْتِينَا اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَرَسُولُهُ إِنَّا إِلَى اللَّهِ رَاغِبُونَ ۝

(پ ۱۰۔ سورہ توبہ)

(اور ان میں کوئی وہ ہے جو صدقے بانٹنے میں تم پر طعن کرتا ہے تو اگر ان میں سے کچھ ملے تو راضی ہو جائیں اور نہ ملے تو جب ہی وہ ناراض ہیں اور کیا اچھا ہوتا اگر وہ اس پر راضی ہوتے جو اللہ اور اس کے رسول نے ان کو دیا اور کہتے اللہ کافی ہے اب دیتا ہے ہمیں اللہ اپنے فضل سے اور اللہ کا رسول ہمیں اللہ کی طرف رغبت ہے)

یہ آیت ذوالخویصرہ تمیمی کے حق میں نازل ہوئی۔ اس شخص کا نام حرقوص بن زہیر ہے۔ یہی خوارج کی اصل بنیاد ہے۔ بخاری اور مسلم کی حدیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم مالِ غنیمت تقسیم فرما رہے تھے تو ذوالخویصرہ نے کہا یا رسول اللہ عدل کیجئے۔ حضور نے فرمایا تجھے خرابی ہو میں نہ عدل کروں گا تو عدل کون کرے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا مجھے اجازت دیجئے کہ اس منافق کی گردن مار دوں۔ حضور نے فرمایا اسے چھوڑ دو اس کے اور بھی ہمراہی ہیں کہ تم ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو اور ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر دیکھو گے وہ قرآن پڑھیں گے اور ان کے گلوں سے نہ اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے۔ دین میں داخل ہو کر بے دین ہونے والوں کی ابتدا ایسے ہی لوگوں سے ہوتی ہے جو نماز روزہ اور دین کے سب کام کرنے والے تھے لیکن اس کے باوجود انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی اور بے دین ہو گئے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں توہین کرنے والے ——— ذوالخویصرہ ، کے جن ہمراہیوں کا ذکر حدیث میں آیا ہے ان سے مراد وہی لوگ ہیں جنہوں نے ذوالخویصرہ کی طرح شانِ رسالت میں گستاخیاں کیں۔ اسلام میں یہ پہلا گروہ خارجیوں کا ہے یہی گروہ اہلِ حق کو کافر و مشرک کہہ کر ان سے قتال و جدال کو جائز قرار دیتا ہے چنانچہ سب سے پہلے حضرت علی اور آپ کے ہمراہیوں کو خارجیوں نے معاذ اللہ کافر قرار دیا اور خلیفۂ برحق سے بغاوت کی اور اہل حق کے ساتھ جدال و قتال کیا۔ حتیٰ کہ عبدالرحمٰن بن ملجم خارجی کے ہاتھوں حضرت علی کرم اللہ وجہہ شہید ہوئے۔ اسی بدبخت گروہ کے فتنوں کی خبر زبان رسالت نے سرزمین نجد میں ظاہر ہونے کے متعلق

دی ہے اور فرمایا ہے۔ هُنَاكَ الزلازل والفتن وبها يطلع قرن الشيطٰن۔ (رواہ البخاری مشکوٰۃ مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۵۸۲)

چنانچہ حضور صلی اللہ وآلہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق یہ فتنہ نجد میں بڑے زور شور سے ظاہر ہوا۔ محمد بن عبدالوہاب خارجی نے سرزمین نجد میں مسلمانوں کو کافر و مشرک کہہ کر مباح الدم قرار دیا۔ اور توحید کی آڑ لیکر شانِ نبوت و ولایت میں خوب گستاخیاں کیں اور اپنے مذہب و عقائد کی ترویج کے لئے کتاب التوحید تصنیف کی جس پر اسی زمانے کے علماء کرام نے سخت مواخذہ کیا اور اس کے شر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے سعی بلیغ فرمائی۔ حتیٰ کہ محمد بن عبدالوہاب کے حقیقی بھائی سلیمان بن عبدالوہاب نے اپنے بھائی پر سخت ردّ کیا اور اس کی تردید میں ایک شاندار کتاب تصنیف کی جس کا نام الصواعق الالٰهيه في الرد على الوهابيه ہے اور اس میں وہابیت کو پوری طرح بے نقاب کرکے اہل سنّت کے مذہب کی زبردست تائید و حمایت فرمائی علامہ شامی حنفی، امام احمد صادی مالکی وغیرہما جلیل القدر علماء ائمّت نے محمد بن عبدالوہاب کو باغی اور خارجی قرار دیا۔ اور مسلمانوں کو اس فتنے سے محفوظ رکھنے کے لئے اپنی جدوجہد میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کیا۔ (ملاحظہ فرمائیے شامی جلد ۳ باب البغات صفحہ ۳۳۹ اور تفسیر صادی جلد ۳ صفحہ ۲۵۵ مطبوعہ مصر)

پھر اسی کتاب التوحید کے مضامین کا خلاصہ تقویۃ الایمان کی صورت میں سرزمین ہند میں شائع ہوا، اور مولوی اسماعیل دہلوی نے اپنے مقتداء محمد بن عبدالوہاب کی پیروی اور جانشینی کا خوب حق ادا کیا اور اسی تقویۃ الایمان کی تصدیق و توثیق تمام علماء دیوبند نے کی جیسا کہ فتاویٰ رشیدیہ جلد ا ص ۲۰ پر مرقوم ہے۔

پھر جس طرح محمد بن عبدالوہاب کے خلاف اس زمانہ کے علماء اہل سنّت

نے آواز اٹھائی اور اس کا رد کیا۔ اسی طرح مولوی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کے خلاف بھی اس دور کے علماء حق نے شدید احتجاج کیا اور ان کے مسلک پر سخت نکتہ چینی کی۔ تقویۃ الایمان کے ردّ میں کئی رسالے شائع ہوئے۔ مولانا شاہ فضل امام، حضرت شاہ احمد سعید دہلوی شاگرد رشید مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا فضل حق خیرآبادی، مولانا عنایت احمد کاکوروی مصنف علم الصیغہ، مولانا شاہ رؤف احمد نقشبندی مجددی تلمیذ رشید حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مولوی اسماعیل دہلوی اور مسائل تقویۃ الایمان کا مختلف طریقوں سے رد فرمایا۔ حتیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب محدث دہلوی نے اپنے فتاویٰ میں بھی کتاب التوحید اور مسائل تقویۃ الایمان کے خلاف واضح اور روشن مسائل تحریر فرما کر امت مسلمہ کو اس فتنے سے بچانے کی کوشش کی۔ لیکن علماء دیوبند اور ان کے بعض اساتذہ نے مولوی اسماعیل اور ان کی کتاب تقویۃ الایمان کی تصدیق و توثیق کرکے اس فتنے کا دروازہ مسلمانوں پر کھول دیا۔ علماء دیوبند نے نہ صرف تقویۃ الایمان اور اس کے مصنف مولوی اسماعیل دہلوی کی تصدیق پر اکتفاء کیا بلکہ خود محمد بن عبدالوہاب کی تائید و توثیق سے بھی دریغ نہ کیا (ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ جلد ا ص ۱۱۱ مصنفہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی)

لیکن چونکہ تمام روئے زمین کے احناف اور اہل سنّت محمد بن عبدالوہاب کے خارجی اور باغی ہونے پر متفق تھے۔ اس لئے فتاویٰ رشیدیہ کی وہ عبارت جس میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق کی گئی تھی۔ علماء دیوبند کے مذہب و مسلک کو اہل سنّت کی نظروں میں مشکوک قرار دینے لگی۔ اور اہل سنّت فتاویٰ رشیدیہ میں محمد بن عبدالوہاب کی توثیق پڑھ کر یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے کہ علماء دیوبند

کا مذہب بھی محمد بن عبدالوہاب سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے متاخرین علماءِ دیوبند نے اپنے آپ کو چھپانے کی غرض سے محمد بن عبدالوہاب سے اپنی لاتعلقی کا اظہار کرنا شروع کردیا بلکہ مجبوراً اسے خارجی بھی لکھ دیا تاکہ عامۃ المسلمین پر ان کا مذہب واضح نہ ہونے پائے۔

لیکن علمائے اہلِ سُنّت برابر اس فتنے کے خلاف نبرد آزما رہے ہیں۔ ان علمائے حق میں مذکورین صدر حضرات کے علاوہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی، حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب رامپوری مؤلف انوار ساطعہ، حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری، حضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی، حضرت مولانا انوار اللہ صاحب حیدر آبادی، حضرت مولانا عبدالقدیر صاحب بدایونی وغیرہم خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔

ان علماء اہلسنّت کا امّتِ مسلمہ پر احسانِ عظیم ہے کہ ان حضرات نے حق و باطل میں تمیز کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کرنے والے خوارج سے مسلمانوں کو آگاہ کیا۔ ان لوگوں کے ساتھ ہمارا اصول اختلاف صرف ان عبارات کی وجہ سے ہے جن میں ان لوگوں نے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و محبوبانِ حق سبحانہٗ و تعالیٰ کی شان میں صریح گستاخیاں کی ہیں۔ باقی مسائل میں محض فروعی اختلاف ہے۔ جس کی بنا پر جانبین میں سے کسی کی تکفیر و تضلیل نہیں کی جا سکتی۔

تعجب ہے کہ صریح توہین آمیز عبارات لکھنے کے باوجود یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے تو حضور کی تعریف کی ہے۔ گویا توہین صریح کو تعریف کہہ کر کفر کو اسلام قرار دیا جاتا ہے۔ ہم نے اس رسالے میں علمائے دیوبند اور ان کے مقتداؤں کی عبارات بلاکمی وبیشی نقل کردی ہیں تاکہ مسلمان خود فیصلہ کرلیں کہ

ان میں توہین ہے یا نہیں؟ امید ہے ناظرین کرام حق و باطل میں تمیز کرکے ہمیں دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں گے۔

سببِ تالیف

اس میں شک نہیں کہ اس موضوع پر اس سے پہلے بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ لیکن بعض کتابیں اتنی طویل ہیں کہ انہیں اوّل سے آخر تک پڑھنا ہر ایک کے لئے آسان نہیں اور بعض اتنی مختصر ہیں کہ علماءِ دیوبند کی اصل عبارات کی بجائے ان کے مختصر خلاصوں پر اکتفا کرلیا گیا جس کی وجہ سے بھی بعض لوگ شکوک و شبہات میں مبتلا ہونے لگے۔ اس لئے ضروری معلوم ہوا کہ اس موضوع پر ایسا رسالہ لکھا جائے جو اس تطویل و اختصار سے پاک ہو۔

ضروری گزارش

ابھی گذارش کی جا چکی ہے کہ دیوبندی حضرات اور اہلِ سنّت کے درمیان بنیادی اختلاف کا موجب علماءِ دیوبند کی صرف وہ عبارات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں کھلی توہین کی گئی ہے۔ علماءِ دیوبند کہتے ہیں کہ ان عبارات میں توہین وتنقیص کا شائبہ تک نہیں پایا جاتا اور علماءِ اہلسنّت کا فیصلہ یہ ہے کہ ان میں صاف توہین پائی جاتی ہے۔ اس رسالہ میں علماءِ دیوبند کی وہ اصل عبارات بلفظہا مع حوالہ کتب وصفحہ ومطبع پوری احتیاط کے ساتھ نقل کردی گئی ہیں۔ اپنی طرف سے ان میں کسی قسم کی بحث وتمحیص نہیں کی گئی،

البتہ ان مختلف عبارات پر متعدد عنوانات محض سہولت ناظرین اور تنوع فی الکلام کی غرض سے قائم کردیئے گئے ہیں اور فیصلہ ناظرین کرام پر چھوڑ دیا گیا ہے کہ بلاتشریح ان عبارات کو پڑھ کر انصاف کریں کہ ان عبارتوں میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولوں کی توہین و تنقیص ہے یا نہیں؟

اس کے ساتھ ہی ہر عنوان اور عبارت کے تحت اپنا مسلک بھی واضح کردیا گیا

ہے۔ تاکہ ناظرین کرام کو علماء دیوبند اور اہلسنّت کے مسلک کا تفصیلی علم ہو جائے اور حق و باطل میں کسی قسم کا التباس باقی نہ رہے۔

قرآن کریم اور تعظیمِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم

اس حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا کہ تمام دین ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس سے ملا ہے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات اس کے ملائکہ اس کی کتابوں اور رسولوں اور یوم قیامت وغیرہ عقائد و اعمال سب چیزوں کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ہمیں عطا فرمایا اس لئے سارے دین کی بنیاد اور اصل الاصول نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مقدسہ ہے، اور بس۔ بنا بریں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی حیثیت ایسی عظیم ہے جس کے وزن کو مومن کا دل و دماغ محسوس کرتا ہے، مگر کما حقہٗ اس کا اظہار کسی صورت سے ممکن نہیں۔

ایسی صورت میں تعظیم رسول کی اہمیّت کسی مسلمان سے مخفی نہیں رہ سکتی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں نہایت اہتمام کے ساتھ مسلمانوں کو بارگاہِ رسالت کے آداب کی تعلیم فرمائی۔

ارشاد ہوتا ہے۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (پ ۲۶۔ سورۃ حجرات)

(اے ایمان والو! بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی آواز پر اور ان کے ساتھ بہت زور سے بات کرو جیسے تم ایک دوسرے سے آپس میں زور سے بولا کرتے ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب کچھ اکارت جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو)

اس کے ساتھ ہی دوسری آیت میں ارشاد ہوتا ہے۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝

(بے شک جو لوگ اپنی آوازیں پست کرتے ہیں۔ رسول اللہ کے نزدیک وہ ایسے لوگ ہیں جن کے دل کو اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کے لئے پرکھ لیا ہے۔ ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

اور تیسری آیت میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّ الَّذِیْنَ یُنَادُوْنَكَ مِنْ وَّرَآءِ الْحُجُرٰتِ اَكْثَرُهُمْ لَا یَعْقِلُوْنَ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَیْهِمْ لَكَانَ خَیْرًا لَّهُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (پ ۲۶۔ سورۃ حجرات)

(اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم بے شک جو لوگ آپ کو آپکے رہنے کے حجروں سے باہر پکارتے ہیں۔ ان میں اکثر بے عقل ہیں اگر یہ لوگ اتنا صبر کرتے کہ آپ خود حجروں سے نکل کر ان کی طرف تشریف لے آتے تو ان کے حق میں بہت بہتر ہوتا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے)

چوتھی جگہ ارشاد فرمایا۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ (پ ۱۔ سورۃ بقرہ)

(اے ایمان والو! تم نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کو راعنا کہہ کر خطاب نہ کیا کرو بلکہ انظرنا کہا کرو اور دھیان لگا کر سنتے رہا کرو اور کافروں کے لئے عذاب دردناک ہے)

ان آیات طیبات میں بارگاہِ رسالت کے آداب اور طرز تخاطب میں تعظیم و توقیر کو ملحوظ رکھنے کی جو ہدایات اللہ تعالیٰ نے فرمائی ہیں۔ محتاج تشریح نہیں۔ نیز ان کی روشنی میں شانِ نبوت کی ادنیٰ گستاخی کا جرم عظیم ہونا آفتاب سے زیادہ روشن ہے۔ اس کے بعد اس مسئلہ کو علماء امت کی تصریحات میں ملاحظہ فرمائیے۔

تمام علماء امت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین کفر ہے | شرح شفا قاضی عیاض ملا علی القاری جلد ۲ ص ۳۹۳ پر ہے:

قال محمد بن سحنون اجمع العلماء علی ان شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمستنقص له کافر ومن شك فی کفرہ وعذابه کفر (محمد بن سحنون فرماتے ہیں کہ تمام علماء امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں توہین و تنقیص کرنے والا کافر ہے۔ اور جو شخص اس کے کفر وعذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے) (اکفار الملحدین مؤلفہ مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی ص ۵۱)

ایک شبہ کا ازالہ

اس مقام پر شبہ وارد کیا جاتا ہے کہ اگر کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے ۹۹ وجہ کفر کی ہوں اور ایک وجہ اسلام کی ہو تو فقہا کا قول ہے کہ کفر کا فتویٰ نہیں دیا جائے گا۔

اس کا ازالہ یہ ہے کہ قول اس تقدیر پر ہے کہ کسی مسلمان کے کلام میں ننانوے ۹۹ وجوہ کفر کا صرف احتمال ہو کفر صریح نہ ہو۔ لیکن جو کلام مفہوم توہین میں صریح ہو۔ اس میں کسی وجہ کو ملحوظ رکھ کر تاویل کرنا جائز نہیں اس لئے کہ لفظ صریح میں تاویل نہیں ہو سکتی دیکھئے اکفار الملحدین کے ص ۲۷ پر علماء دیوبند کے مقتداء مولوی انور شاہ صاحب کشمیری لکھتے ہیں۔

قال حبیب بن ربیع لان ادعاء التاویل فی لفظ صراح لا یقبل (حبیب ابن ربیع نے فرمایا کہ لفظ صریح میں تاویل کا دعویٰ قبول نہیں کیا جاتا)

اور اگر باوجود صراحت تاویل کی گئی تو وہ تاویل فاسد ہوگی اور تاویل فاسد خود بمنزلہ کفر ہے ملاحظہ فرمایئے۔ یہی مولوی انور شاہ صاحب دیوبندی اکفار الملحدین کے صفحہ ۶۲ پر لکھتے ہیں:

التاویل الفاسد کالکفر (تاویل فاسد کفر کی طرح ہے)

ایک اور اعتراض کا جواب

حدیث شریف میں آیا ہے:

انما الاعمال بالنیات

یعنی عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ لہٰذا علماء دیوبند کی عبارتوں میں اگرچہ کلمات توہین پائے جاتے ہیں۔ مگر ان کی نیت توہین اور تنقیص کی نہیں۔ اس لئے ان پر حکم کفر عائد نہیں ہو سکتا۔

اس کے جواب میں گزارش ہے کہ حدیث کا مفاد صرف اتنا ہے کہ کسی نیک عمل کا ثواب نیت کے بغیر نہیں ملتا۔ یہ مطلب نہیں کہ ہر عمل میں نیت معتبر ہے۔ اگر ایسا ہو تو کفر والحاد اور توہین و تنقیص نبوت کا دروازہ کھل جائے گا۔ ہر دریدہ دہن بے باک جو چاہے گا کہتا پھرے گا۔ جب گرفت ہوگی تو صاف کہہ دے گا کہ میری نیت توہین کی نہ تھی۔ واضح رہے کہ لفظ صریح میں جیسے تاویل نہیں ہو سکتی۔ ایسے ہی نیت کا عذر بھی اس میں قابل قبول نہیں ہوتا۔

اکفار الملحدین صفحہ ۳۷ پر مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں

اذ المدار فی الحکم بالکفر علی الظواهر ولا نظر للمقصود والنیات ولا نظر لقرائن حاله۔

(کفر کے حکم کا دارومدار ظاہر پر ہے۔ قصد و نیت اور قرائن حال پر نہیں) نیز اسی اکفار الملحدین کے صفحہ ۸۶ پر ہے: (مطبوعہ کراچی ص ۱۰۸)

وقد ذکر العلماء ان التهور فی عرض الانبیاء وان لم یقصد السب کفر (علماء نے فرمایا ہے کہ انبیاء علیہم السلام کی شان میں جرأت و دلیری کفر ہے اگرچہ توہین مقصود نہ ہو)

توہین کا تعلق عرف عام اور محاورات اہل زبان سے ہوتا ہے

بعض لوگ کلمات توہین کے معنی میں قسم قسم کی تاویلیں کرتے ہیں لیکن یہ نہیں سمجھتے کہ اگر کسی تاویل سے معنی مستقیم بھی ہو جائیں اور اس کے باوجود عرف

عام ومحاورات اہل زبان میں اس کلمہ سے توہین کے معنی مفہوم ہوتے ہوں تو وہ سب تاویلات بے کار ہوں گی۔ مثلاً ایک شخص اپنے والد یا استاد کو کہتا ہے۔ آپ بڑے ولد الحرام ہیں اور تاویل یہ کرتا ہے کہ لفظ حرام کے معنی فعل حرام نہیں، بلکہ محترم کے ہیں جیسے المسجد الحرام اور بیت اللہ الحرام۔ لہٰذا ولد الحرام سے مراد ولد محترم ہے اور معنی یہ ہیں کہ آپ بڑے ولد محترم ہیں تو یقیناً کوئی اہل انصاف کسی بزرگ کے حق میں اس تاویل کی رو سے لفظ ولد الحرام بولنے کو قطعاً جائز نہیں کہے گا اور ان کلمات کو بربنائے عرف ومحاورات اہل زبان کلمات توہین ہی قرار دے گا

لہٰذا ہم ناظرین کرام سے درخواست کریں گے کہ وہ علمائے دیوبند کی توہین آمیز عبارات پڑھتے وقت اس اصول کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ دیکھیں کہ عرف و محاورہ کے اعتبار سے اس عبارت میں توہین ہے یا نہیں۔

توہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں قائل کی نیت کا اعتبار نہیں ہوتا

ناظرین کرام کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ توہینی عبارات پڑھتے ہوئے یہ خیال بھی دل میں نہ لائیں کہ قائل کی نیت توہین کی ہے یا نہیں؟

اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں توہین آمیز الفاظ بولتے وقت نیت کا اعتبار نہیں ہوتا اور کلمۂ توہین بہر صورت توہین ہی قرار پاتا ہے بشرطیکہ قائل کو یہ علم ہو جائے کہ یہ کلمہ کلمۂ توہین ہے۔ یا یہ کلمہ توہین کا سبب ہو سکتا ہے تو ایسی صورت میں بغیر نیت توہین کے بھی اس کلمے کا بولنا یقیناً موجب توہین ہو گا۔ دیکھئے صحابہ کرام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہ نیت تعظیم راعنا کہہ کر خطاب کیا کرتے تھے۔ لیکن یہودی چونکہ اس کلمہ کو حضور کے حق میں بہ نیت توہین استعمال کرتے تھے یا ادنیٰ تصرف سے اس کو کلمۂ توہین بنا لیتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام کو راعنا کہنے سے منع کر دیا اور اس حکم کے بعد اس کلمہ کا حضور کے حق میں بولنا توہین اور موجب عذاب الیم قرار دے دیا معلوم ہوا کہ ابنائے زمانہ کی رکیک تاویلوں سے ساحت نبوت بہت بلند و بالا ہے اور مؤولین کی من گھڑت تاویلات ان کو توہین کے جرم

عظیم سے بچا نہیں سکتیں۔ جیسا کہ ہم اس سے پہلے مولوی انور شاہ صاحب کشمیری دیوبندی کی تصریحات اسی اعتراض کے جواب میں نقل کر چکے ہیں۔

توہین کا دارومدار واقعیت پر نہیں ہوتا

بعض لوگ توہین کو واقعیت پر موقوف سمجھتے ہیں، حالانکہ توہین وتنقیص کا تعلق الفاظ وعبارات سے ہوتا ہے۔ بسا اوقات کسی واقعہ کو اجمال کے ساتھ کہنا موجب توہین نہیں ہوتا۔ لیکن اسی امر واقعہ میں بعض تفصیلات کا آجانا توہین کا سبب ہو جاتا ہے۔ اگرچہ ان تفصیلات کا بیان واقعہ کے مطابق بھی کیوں نہ ہو۔ ملاحظہ فرمائیے شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتبائی صفحہ ۶۴ بار سوم ۱۹۰۷ء میں ہے۔

عالم میں کوئی شئے ایسی نہیں جس کے ساتھ ارادہ الٰہیہ متعلق نہ ہو اور اس بنا پر اگر یہ کہہ دیا جائے کہ تمام کائنات اللہ تعالیٰ کی مراد (یعنی ارادہ کی ہوئی) ہے تو اس میں کوئی توہین نہیں۔ لیکن اگر اسی واقعہ کو اس تفصیل سے کہا جائے کہ ظلم، چوری، شراب خوری اللہ تعالیٰ کی مراد ہے۔ تو اگرچہ یہ کلام واقعہ کے مطابق ہے۔ لیکن ظلم فسق وغیرہ وغیرہ کی تفصیلات آجانے کے باعث خلاف ادب اور توہین آمیز ہو گا۔ اسی طرح بدلیل آیہ قرآنیہ اللّٰہ خالق کل شئ یہ کہنا بالکل جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شئے کا خالق ہے لیکن اللّٰہ خالق القاذورات وغیرھا (اللہ تعالیٰ گندگیوں اور دوسری بری چیزوں کو پیدا کرنے والا ہے) کہنا جائز نہیں کہ ذلیل اور رذیل اشیاء کی تفصیل ایہام کفر کی وجہ سے یقیناً موجب توہین ہے۔ (ملخصاً)

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کے اس بیان کی روشنی میں ہمارے ناظرین کرام پر مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی عبارت حفظ الایمان کا توہین آمیز ہونا بخوبی واضح ہو گیا ہو گا۔ اور تھانوی صاحب نے اپنی عبارت کی تائید کے لئے شرح مواقف کی عبارت سے استدلال کیا ہے۔ اس کا بے سود ہونا بھی اہل علم نے اچھی طرح سمجھ لیا ہو گا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اگر بالفرض یہ تسلیم کر لیا جائے کہ بعض علم

۱؎ خود مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے بوادر النوادر میں بھی یہی لکھا ہے اسی لئے حق تعالیٰ کو خالق کل شئ کہنا درست ہے اور خالق الکلاب والخنازیر اکتوں اور سوروں کا خالق کہنا بے ادبی ہے (بوادر النوادر ص ۲۰۶)

غیب حیوانات بہائم اور پاگلوں کو ہوتا ہے تب بھی مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کی طرح یہ کہنا کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے لئے بعض علم غیب مانا جائے۔ تو ایسا علم غیب تو ہر زید و عمر اور ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے۔ یقیناً حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے حق میں موجب توہین ہوگا۔

کیونکہ اس عبارت میں بچوں، پاگلوں، حیوانات اور بہائم کے الفاظ ایسے ہیں جن کی تصریح ہر اہل فہم کے نزدیک اس کلام میں صریح توہین پیدا کر رہی ہے جس کا انکار بجز معاند متعسف کے کوئی شخص نہیں کر سکتا۔ بخلاف عبارت شرح مواقف کے کہ اس میں بچوں، پاگلوں، جانوروں اور حیوانوں کی قطعاً کوئی تفصیل مذکور نہیں اور حقیقت یہ ہے کہ علماءِ دیوبند کی اکثر عبارات اسی نوعیت کی ہیں کہ ان میں کہیں چوہڑے چمار کی تفصیل مذکور ہے، کہیں شیطان لعین کی۔ اس لئے ہمارے منقولہ بالا بیان کی روشنی میں علماء دیوبند کی ایسی تمام عبارات کا توہین آمیز ہونا روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ اور ان میں جو تاویلات کی جاتی ہیں۔ ان سب کا لغو و بیکار ہونا اظہر من الشمس ہے

علماء اہلسنت پر تکفیر کے الزام کا جواب

علماءِ اہل سنّت پر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ انہوں نے علماء دیوبند کو کافر کہا۔ رافضیوں، نیچریوں، بابیوں، بہائیوں، حتیٰ کہ ندویوں، کانگریسیوں، لیگیوں بلکہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا۔ گویا بریلی میں کفر کی مشین لگی ہوئی ہے۔ جس کے نشانے سے کوئی مسلمان نہیں بچ سکا۔ اس کے جواب میں بجز اس کے کیا کہا جائے کہ سبحانک ہذا بہتان عظیم سو کسی مسلمان کو کافر کہنا مسلمان کی شان نہیں۔ ہمارا عقیدہ ہے کہ مسلمان

کو کافر کہنے کا وبال کافر کہنے والے پر عائد ہوتا ہے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ علماء بریلی یا ان کے ہم خیال کسی عالم نے آج تک کسی مسلمان کو کافر نہیں کہا۔ خصوصاً اعلحضرت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہٗ العزیز تو مسئلہ تکفیر میں اس قدر محتاط واقع ہوئے تھے کہ امام الطائفہ مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی کے بکثرت اقوال کفریہ نقل کرنے کے باوجود لزوم[1] و التزام کفر کے فرق

---

[1] لزوم کفر کے معنی ہیں۔ کفر کا لازم ہونا اور التزام کفر کے معنی ہیں کفر کو اپنے اوپر لازم کرنا۔ بعض اوقات ایک کلام مستلزم کفر ہوتا ہے۔ مگر قائل کو اس کا علم نہیں ہوتا۔ یہ لزوم کفر ہے۔ مگر جب اسے بتا دیا جائے کہ تیرے اس کلام کو کفر لازم ہے اور وہ اس کے باوجود بھی اس پر اڑا رہے اور اپنے کلام میں لزوم کفر پر خبردار ہو کر بھی اس سے رجوع نہ کرے تو التزام کفر ہوگا۔ مثال کے طور پر تقویۃ الایمان کی وہ عبارت سامنے رکھ لیجئے جس میں مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی نے ہر چھوٹی بڑی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی شان کے آگے چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل کہا ہے۔ ظاہر ہے کہ چھوٹی مخلوق سے عام مخلوق اور بڑی مخلوق سے خاص مخلوق انبیاء علیہم السلام ملائکہ مقربین محبوبان بارگاہِ ایزدی کے معنی بلا تامل سمجھ میں آتے ہیں اور تمام بڑی مخلوق کو چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل ہونا مستلزم ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے اسی طرح ہونے کو العیاذ باللہ جو کفر صریح ہے۔ لیکن اگر ہم حسن ظن سے کام لے کر یہ سمجھ لیں کہ امام الطائفہ اس سے بے خبر تھا تو یہ لزوم کفر ہوگا اور جب اسے خبردار کر دیا جائے کہ تیرا یہ کلام کفر کو مستلزم ہے۔ مگر وہ اس کے باوجود بھی اپنے اس قول سے رجوع نہ کرے۔ تو یہ التزام کفر ہے۔ امام الطائفہ کے متعلق تو تھوڑی دیر کے لیے ہم یہ تسلیم بھی کر سکتے ہیں کہ وہ اس لزوم کفر سے غافل تھا اور اسے کسی نے متنبہ بھی نہیں کیا۔ اس لیے یہ لزوم التزام کی حد تک نہیں پہنچا لیکن اس کے اتباع و اذناب بار بار تنبیہ کیے جانے کے باوجود بھی اس عبارت کو صحیح قرار دیتے ہیں ان کے حق میں کیسے کہا جائے کہ وہ التزام کفر سے بری نہیں۔

کو ملحوظ رکھتے یا امام الطائفہ کی توبہ مشہور ہونے کے باعث از راہِ احتیاط مولوی اسمٰعیل صاحب کی تکفیر سے کفِ لسان فرمایا۔ اگرچہ وہ شہرت اس درجہ کی نہ تھی کہ کفِ لسان کا موجب ہو سکے لیکن اعلیٰحضرت نے احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ (ملاحظہ فرمایئے الکوکبۃ الشہابیہ مطبوعہ اہلِ سنّت و جماعت بریلی صفحہ ۶۲)

حیرت ہے ایسے محتاط عالمِ دین پر تکفیر مسلمین کا الزام عائد کیا جاتا ہے۔ ع

بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجی است

دراصل اس پروپیگنڈے کا پس منظر یہ ہے کہ جن لوگوں نے بارگاہِ نبوّت میں صریح گستاخیاں کیں۔ انہوں نے اپنی سیاہ کاریوں پر نقاب ڈالنے کے لئے اعلیٰحضرت اور ان کے ہم خیال علماء کو تکفیر مسلمین کا مجرم قرار دے کر بدنام کرنا شروع کر دیا تاکہ عوام کی توجہ ہماری گستاخیوں سے ہٹ کر اعلیٰحضرت کی تکفیر کی طرف مبذول ہو جائے اور ہمارے مقاصد کی راہ میں کوئی چیز حائل نہ ہونے پائے لیکن باخبر لوگ پہلے بھی خبردار تھے اور اب بھی وہ اس حقیقت سے بے خبر نہیں۔

ہمارا مسلک

مسئلہ تکفیر میں ہمارا مسلک ہمیشہ سے یہی رہا ہے کہ جو شخص بھی کلمۂ کفر بول کر اپنے قول یا فعل سے التزام کفر کر لے گا تو ہم اس کی تکفیر میں تامّل نہیں کریں گے۔ خواہ وہ دیوبندی ہو یا بریلوی، لیگی ہو یا کانگریسی، نیچری ہو یا ندوی۔ اس بارے میں اپنے پرائے کا اتیار کرنا اہلِ حق کا شیوہ نہیں۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ ایک لیگی نے کلمۂ کفر بولا تو ساری لیگ کافر ہو گئی یا ایک ندوی نے ایک التزام کفر کیا تو معاذ اللہ سارے ندوی مرتد ہو گئے۔ ہم تو بعض دیوبندیوں کی عبارات کفریہ کی بناء پر ہر ساکن دیوبندی کو بھی کافر نہیں کہتے۔ چہ جائے کہ تمام لیگی اور سارے ندوی کافر ہوں ہم اور ہمارے اکابر نے بارہا اعلان کیا کہ ہم کسی دیوبند یا لکھنو والے کو کافر نہیں کہتے۔ ہمارے نزدیک صرف وہی لوگ کافر ہیں جنہوں نے معاذ اللہ،

کیں اور باوجود تنبیہ شدید کے انہوں نے اپنی گستاخیوں سے توبہ نہیں کی۔ نیز وہ لوگ جو ان کی گستاخیوں کو حق سمجھتے ہیں اور گستاخیاں کرنے والوں کو مومن اہلِ حق اپنا مقتداء اور پیشوا مانتے ہیں اور بس۔ ان کے علاوہ ہم نے کسی مدعی اسلام کی تکفیر نہیں کی۔ ایسے لوگ جن کی ہم نے تکفیر کی ہے۔ اگر ان کو ٹٹولا جائے تو وہ بہت قلیل اور محدود افراد ہیں۔ ان کے علاوہ نہ کوئی دیوبند کا رہنے والا کافر ہے نہ بریلی کا۔ نہ لیگی نہ ندوی ہم سب مسلمانوں کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

مفتیانِ دیوبند بھی اپنے اکابر علماء دیوبند کی عبارات متنازعہ کو عبارات کفر سمجھتے ہیں

عرب و عجم کے علماء اہلِ سنّت نے جو علماء دیوبند کی توہین آمیز عبارات پر تکفیر فرمائی اگر آپ سچ پوچھیں تو مفتیانِ دیوبند کے نزدیک بھی وہ تکفیر حق ہے اور علمائے دیوبند اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان عبارات میں کفر صریح موجود ہے لیکن محض اس لئے کہ وہ ان کے اپنے متقتداوں اور پیشواؤں کی عبارات ہیں، تکفیر نہیں کرتے اور اگر مفتیانِ دیوبند سے ان ہی کے پیشواؤں کی کسی ایسی عبارات کو لکھ کر فتویٰ طلب کیا جائے جس کے متعلق انہیں یہ علم نہ ہو کہ یہ ہمارے بڑوں کی عبارت ہے تو وہ اس عبارت کے لکھنے والے پر بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر فرما دیتے ہیں۔ پھر جب انہیں بتا دیا جائے کہ جس عبارت پر آپ نے کفر کا فتویٰ دیا یہ آپ کے فلاں دیوبندی مقتداء کا قول ہے تو پھر بجز ذلت آمیز سکوت کے کوئی جواب نہیں بن پڑتا۔ اس کی بہت سی مثالیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ سردست ہم ایک تازہ مثال ناظرین کرام کی ضیافت طبع کے لئے پیش کرتے ہیں اور وہ یہ کہ ایک دیوبندی عقیدہ مولوی صاحب نے جو مودودیت کا شکار ہو چکے ہیں، مودودی صاحب کو دیوبندیوں کے عائد کردہ الزامات توہین سے بری الذمہ ثابت کرنے کے لئے مولوی محمّد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند کی ایک عبارت ان کی کتاب تصفیۃ العقائد سے نقل کر کے دیوبند بھیجی اور اس پر فتویٰ طلب کیا مگر یہ نہ بتایا کہ یہ عبارت کس کی ہے

کا فتویٰ صادر فرمایا۔

ملاحظہ فرمائیے: اشتہار بعنوان "دار العلوم دیوبند کے مفتی کا مولانا محمد قاسم نانوتوی کو فتویٰ کفر"

یہ فتویٰ دیوبندیوں کے گلے میں مچھلی کے کانٹے کی طرح پھنس کر رہ گیا۔

دارالافتاء دیوبند کی طرف سے جو فتویٰ موصول ہوا ہے وہ درج ذیل ہے۔

مولانا محمد قاسم صاحب دار العلوم دیوبند کی عبارات:

"دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے۔ ہر قسم کا حکم یکساں نہیں۔ ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت بایں معنیٰ سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السّلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں۔"

فتویٰ ۷۸۶/۱۴ الجواب

انبیاء علیہم السّلام معاصی سے معصوم ہیں ان کو مرتکب معاصی سمجھنا العیاذ باللہ اہلِ سنّت وجماعت کا عقیدہ نہیں۔ اس کی وہ تحریر خطرناک بھی ہے اور عام مسلمانوں کو ایسی تحریرات پڑھنا جائز بھی نہیں۔

فقط۔ واللہ اعلم

سیّد احمد سعید نائب مفتی دار العلوم دیوبند

جواب صحیح ہے۔ ایسے عقیدے والا کافر ہے۔ جب تک وہ تجدید ایمان اور تجدید نکاح نہ کرے اس سے قطع تعلق کریں۔

مسعود احمد عفی اللہ عنہ — مہر دارالافتاء فی دیوبند الہند

المشتہر محمد عیسیٰ النقشبندی ناظم مکتبہ اسلامی لودھراں۔ ضلع ملتان

ناظرین کرام غور فرمائیں کہ دیوبند سے مولوی قاسم پر یہ فتویٰ کفر منگوا کر اشتہار میں چھاپنے والا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی اور اکابر علماء دیوبند کا معتقد اور ان کو اپنا مقتداء و پیشوا ماننے والا ہے۔ مگر مودودی ہونے کی وجہ سے

اس نے مودودی صاحب کے مخالفین علماء دیوبند کو نیچا دکھانے کے لئے اور مودودی صاحب پر علماء دیوبند کے صادر کئے ہوئے فتووں کو غلط ثابت کرنے کے لئے یہ چال چلی۔ اگرچہ مشہور دیوبندی العقیدہ ہونے کی وجہ سے مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند پر مفتی دیوبند کے اس فتوائے کفر کو صحیح تسلیم نہیں کرتا۔ لیکن ہمارے ناظرین کرام پر اس فتویٰ کو پڑھ کر یہ حقیقت بخوبی واضح ہوگئی ہوگی، کہ مفتیانِ دیوبند کی نظر میں علماء دیوبند کی عبارات کفریہ یقیناً کفریہ ہیں لیکن چونکہ وہ اپنے مقتداء اور پیشواء ہیں اس لئے ان کی عبارات کے سامنے خدا ورسول کے احکام کی کچھ وقعت نہیں۔

اہلِ سنّت پر پیر پرستی کا الزام لگانے والے ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ اس سے بڑھ کر بھی کوئی پیر پرستی ہو سکتی ہے۔ کہ خدا اور رسول سے بڑھ کر بھی اپنے پیروں اور پیشواؤں کو بڑھا دیا جائے۔ اہلِ انصاف کے نزدیک فی زمانہ یہی لوگ آیہ کریمہ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے صحیح مصداق ہیں۔ یعنی وہ لوگ جنہوں نے اپنے احبار ورہبان (عالموں اور درویشوں) کو اللہ کے سوا اپنا رب بنالیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ ایک بات کوئی دوسرا کہے تو اسے کافر بنا ڈالیں، اور وہی بات ان کے علماء اور پیشواء کہیں تو پکے مومن رہیں۔ العیاذ باللہ والی اللہ المشتکیٰ۔

مسلمانوں کو کافر کہنے والا کون ہے

وہی لوگ مسلمانوں کو کافر کہنے والے ہیں۔ جو بات بات پر کفر و شرک کا فتویٰ لگاتے رہتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے، تقویۃ الایمان صفحہ ۴، بلغۃ الحیران صفحہ ۴۔

ان دونوں کتابوں میں ایسی عبارتیں اور فتوے درج کئے گئے ہیں جن کی رو سے عہدِ صحابہ سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والا کوئی مسلمان بھی کفر و شرک سے نہیں بچا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کا قائل

حاضر و ناظر ہونے کا معتقد، امورِ خارقہ للعادت میں بزرگانِ دین کے
تصرفات کے ماننے والا، یارسول اللہ کہنے والا، بزرگانِ دین کی تعظیم بجالانے
والا مجلس میلاد شریف میں قیام تعظیمی اور اولیاءِ کرام کو ایصالِ ثواب کرنے والا
غرضیکہ ہر وہ مسلمان جو ان لوگوں کے مسلک کے خلاف ہو۔ معاذ اللہ کافر و مشرک
بدعتی، گمراہ، ملحد اور بے دین ہے۔ ناظرین کرام غور فرمائیں کہ اس قسم کے فتوؤں
سے کونسا مسلمان بچ سکتا ہے۔ تعجب ہے خود تمام مسلمانوں کو کافر و مشرک
کہیں اور اہلِ سنت پر یہ الزام لگائیں۔ فالی اللہِ المشتکی۔

افضلیت و اصالت مصطفویہ صلی اللہ علیہ وسلم

اظہار کمالات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں علمائے
امت کا ہمیشہ یہ مسلک رہا ہے کہ جب انہوں نے کسی فرد مخلوق میں کوئی
ایسا کمال پایا جو از روئے دلیل بہ ہیئت مخصوصہ اس کے ساتھ مختص نہیں تو
اس کمال کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اس بناء پر تسلیم کر لیا کہ حضور صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تمام عالم کے وجود اور اس کے ہر کمال کی اصل ہیں جو کمال اصل میں نہ
ہو فرع میں نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا فرع میں ایک کمال پایا جانا اس امر کی روشن دلیل
ہے کہ اصل میں یہ کمال ضرور ہے۔ اور اس میں شک نہیں کہ یہ اصول بالکل
صحیح ہے۔ معمولی سمجھ رکھنے والا انسان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جب فرع کا ہر کمال
اصل سے مستفاد ہے تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک کمال فرع میں ہو اور اصل
میں نہ ہو۔ بخلاف عیب کے یعنی یہ ضروری نہیں کہ فرع کا عیب اصل کے عیب کی
دلیل بن جائے ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے درخت کی بعض ٹہنیاں سوکھ
جاتی ہیں مگر جڑ تر و تازہ رہتی ہے اس لئے کہ اگر جڑ ہی خشک ہو جاتی تو اس
کی ایک شاخ بھی سرسبز و شاداب نہ رہتی اور جب سوائے چند شاخوں کے
سب ٹہنیاں سرسبز و شاداب ہوں تو معلوم ہوا کہ جڑ تر و تازہ ہے۔ اور یہ چند
شاخیں جو مرجھا کر خشک ہو گئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ اندرونی طور پر ان کا

تعلق اصل سے ٹوٹ گیا ہے۔ یہ صحیح ہے کہ بعض اوقات فرع کا عیب
اصل کی طرف منسوب ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ اسی وقت ہوتا ہے جب اصل
میں عیب پایا جائے اور جب اصل کا بے عیب ہونا دلیل سے ثابت ہو تو
پھر فرع کا کوئی عیب اصل کی طرف منسوب نہیں ہو سکتا اور اس میں شک
نہیں کہ اصل کائنات یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بے
عیب ہونا دلیل سے ثابت ہے۔ خود نام پاک محمد ہی اس کی دلیل ہے۔ کیونکہ
لفظ محمد کے معنی ہیں بار بار تعریف کیا ہوا۔ اور ظاہر ہے کہ نقص و عیب مذمت کا
موجب ہے نہ تعریف کا۔ لہٰذا واضح ہو گیا۔ موجوداتِ ممکنہ کے عیوب و نقائص
اصل ممکنات حضرت محمد رسول اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے۔ بلکہ
ان کا اصل عیب یہی ہے کہ وہ باطنی اور معنوی طور پر اپنی اصل سے منقطع ہو کر اس
کے فیوض و برکات سے محروم ہو گئے۔

علیٰ ہٰذا القیاس ہم کہہ سکتے ہیں کہ موجوداتِ عالم کا ہر کمال کمالِ محمدی کی دلیل
ہے۔ مگر کسی فرد میں عیب معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عیب کی دلیل
نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جس فرد میں عیب پایا جاتا ہے۔ درحقیقت وہ اندرونی اور
باطنی طور پر اصل کائنات یعنی روحانیت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ سے
منقطع ہو چکا ہے۔ گویا اصل سے کٹ جانا ہی عیب ہے۔

اسی اصول کے مطابق حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ،
مصنف انوار ساطعہ نے تحریر فرمایا تھا کہ "جب چاند سورج کی چمک دمک
تمام روئے زمین پر پائی جاتی ہے۔ اور شیطان و ملک الموت تمام محیط زمین پر موجود
رہتے ہیں۔ بنی آدم کو دیکھتے اور ان کے احوال کو جانتے ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کا اپنی روحانیت و نورانیت کے ساتھ بیک وقت بہت سے
مقامات پر تمام روئے زمین میں رونق افروز ہونا اور اس کا علم رکھنا کس طرح کفر و
شرک ہو سکتا ہے۔ مولوی انبیٹھوی کی غلط فہمی۔

ظاہر ہے کہ مولانا محمد عبدالسمیع رحمۃ اللہ علیہ کا یہ کلام تو اس اصل مذکور پر مبنی تھا

لیکن مولوی انبیٹھوی صاحب جب انوار ساطعہ کے رد میں براہین قاطعہ لکھنے بیٹھے تو انہوں نے اپنی بلادت طبع کے باعث انوار ساطعہ میں لکھے ہوئے حضور کے اس کمال کو حضور کے وصف اصالت کی بجائے اسے افضلیت پر مبنی سمجھ لیا۔ یعنی مولوی انبیٹھوی صاحب نے یہ سمجھا کہ صاحب انوار ساطعہ نے جو شیطان و ملک الموت کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کی اشیاء کا عالم ہونے کو بیان کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے ہر جگہ موجود ہونے اور روئے زمین کے علوم سے متصف ہونے کی طرف مسلمانوں کو متوجہ کیا ہے اس کا مبنیٰ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی افضلیت محضہ ہے۔ انبیٹھوی صاحب نے اپنی غلط فہمی سے بزعم خود ایک بنیاد فاسد قائم کر دی اور اس پر مفاسد کی تعمیر کرتے چلے گئے۔ چنانچہ اسی بناء الفاسد علی الفاسد کے سلسلے میں وہ تحریر فرماتے ہیں۔

اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السّلام کا تشریف رکھنا اور ملک الموت سے افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو۔ چہ جائیکہ زیادہ (براہین قاطعہ ص ۵۲)

ع بریں عقل و دانش بباید گریست

انبیٹھوی جی آپ سے کس نے کہہ دیا کہ صاحب انوار ساطعہ نے ملک الموت سے محض افضل ہونے کی وجہ سے حضور کا علم ملک الموت سے زیادہ تسلیم کیا ہے۔ صاحب انوار ساطعہ یا کسی سنّی عالم نے بھی افضلیّت محضہ کو زیادتی علم کی دلیل نہیں بنایا۔ ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی اصالت کو حضور کی اعلمیّت کی دلیل قرار دیتے ہیں اور اگر بالفرض کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی افضلیّت کو حضور کی اعلمیّت کی دلیل بنایا بھی ہو تو اس سے افضلیّت محضہ سمجھنا انتہائی حماقت ہے۔ کیونکہ حضور کی افضلیّت حضور کے ساتھ مخصوص ہے۔ جس کا تحقق اصالت کے بغیر ناممکن ہے۔

ہمارے اس بیان کی روشنی میں مخالفین کا ان تمام حوالہ جات کو پیش کرنا بے سود ہو گیا۔ جن سے وہ ثابت کیا کرتے ہیں کہ افضلیّت کو اعلمیّت مستلزم نہیں۔ مثلاً

حضرت موسیٰ علیہ السّلام حضرت خضر علیہ السّلام سے افضل ہیں۔ لیکن بعض علوم حضرت خضر علیہ السّلام کے لئے حاصل ہیں حضرت موسیٰ علیہ السّلام کے لئے ان کا حصول ثابت نہیں وغیرہ وغیرہ۔

مخالفین نے ابھی تک اس حقیقت کو سمجھا ہی نہیں کہ حضور صلی اللہ وآلہٖ وسلّم کی افضلیّت پر دوسروں کی افضلیّت کا قیاس کرنا درست نہیں۔ اس لئے کہ حضور اصل کائنات ہیں۔ اور یہ وصف اصالت عامہ حضور کے علاوہ کسی کو نہیں ملا۔ بنابریں حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی افضلیّت اعلمیّت کو مستلزم ہو گی اور حضور کے علاوہ کسی دوسرے کی افضلیّت میں اعلمیّت کا استلزام نہ ہو گا۔

اس بات کی تائید و تصدیق کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم تمام رسولوں سے افضل اور سب انبیاء کے خاتم ہیں، نیز یہ کہ تمام انبیاء علیہم السّلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے مدد حاصل کرتے ہیں۔ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس قول سے ہوتی ہے جو شیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باب ۱۹۱ھ کے علوم میں ارشاد فرمایا ہے کہ مخلوق کا کوئی فرد دنیا اور آخرت کا کوئی علم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی باطنیت (روحانیت) کے بغیر کسی ذریعہ سے حاصل نہیں کر سکتا۔ برابر ہے کہ انبیاء متقدمین ہوں یا وہ علماء ہوں جو حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی بعثت سے متاخرین ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے اوّلین و آخرین کے تمام علوم عطا کئے گئے ہیں۔ اور اس میں شک نہیں کہ ہم آخرین سے ہیں (پھر ہمارا کوئی علم بلا واسطہ روحانیت محمدیہ کیونکر حاصل ہو سکتا ہے) اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم نے ان علوم کے حکم میں تعمیم فرمائی۔ لہٰذا یہ حکم ہر قسم کے علوم کو شامل ہے۔ خواہ وہ علم منقول و معقول ہو یا مفہوم و موہوب۔ لہٰذا ہر مسلمان کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ بواسطہ نبی کریم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم سے علم حاصل کرے کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق

میں علی الاطلاق سب سے زیادہ علم والے ہیں۔

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ ص ۳۹ مطبوعہ مصر)

بعض علوم کو برا کہہ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدسہ سے اس کی نفی کرنا بدترین جہالت اور بارگاہ نبوت سے کھلی عداوت ہے

دیوبندی حضرات اہل سنت کے مواخذہ سے تنگ آکر یہ کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وہی علوم مانتے ہیں جو نبوت و رسالت سے متعلق اور حضور کی شان کے لائق ہیں، غیر ضروری علوم اور نجاستوں، غلاظتوں، مکر و فریب، چوری دغابازی، ضلالت و گمراہی کے طریقوں اور ان تفصیلات کا برا اور مذموم علم اور شیطانی علوم کو حضور کے لئے ثابت کرنا حضور کے حق میں عیب ہے جس سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پاک ہونا ضروری ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ علم کا مقابل جہل ہے اور جہل فی نفسہ نقص و عیب ہے تو لامحالہ علم فی نفسہ حسن و کمال ہوگا۔ دیکھئے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر فتح العزیز میں ارقام فرماتے ہیں۔

دریں جا باید دانست کہ علم فی نفسہ مذموم نیست ہرچونکہ باشد۔

(تفسیر فتح العزیز ج ۱ ص ۳۴۵ مطبوعہ مطبع العلوم متعلقہ مدارس دہلی)

ترجمہ: یہاں جاننا چاہئے کہ علم جیسا بھی ہو فی نفسہ برا نہیں ہوتا۔

اس کے بعد شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے ان اسباب کا تفصیلی بیان فرمایا ہے جن کی وجہ سے کسی علم میں برائی آسکتی ہے۔ جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔

۱- توقع ضرر

۲- استعداد عالم کا قصور

۳- علوم شرعیہ میں بے جا غور کرنا۔

ہمارے ناظرین کرام عقل وانصاف کی روشنی میں اتنی بات بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ حضرت شاہ صاحب کے بیان فرمودہ تینوں سببوں کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں پایا جانا ممکن نہیں۔ کیونکہ عصمت الہیہ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں ضرر کی توقع نہیں ہوسکتی۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی استعداد مقدسہ میں قصور کا پایا جانا بھی محال ہے۔ علیٰ ہذا القیاس امور شرعیہ میں بے جا غور و فکر کرنا بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے قطعاً ناممکن ہے۔ ورنہ علوم شرعیہ بھی معاذاللہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں مذموم ہوجائیں گے۔ معلوم ہوا کہ جن اسباب خارجیہ کی وجہ سے کسی علم میں برائی پیدا ہوسکتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں ان کا پایا جانا ممکن نہیں۔ لہٰذا ثابت ہوگیا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواہ کیسا ہی علم کیوں نہ ہو وہ حضور کے حق میں برا نہیں ہوسکتا اور اگر ہم آنکھیں بند کرکے یہ تسلیم ہی کرلیں کہ بعض علوم فی نفسہ برے ہوتے ہیں۔ تو میں عرض کروں گا جو چیز فی نفسہ بری اور مذموم ہو وہ عیب ہے اور عیب صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حق میں محال نہیں بلکہ حضور علیہ السلام سے پہلے اللہ تعالیٰ کے حق میں محال ہے نہ صرف محال بلکہ محال عقلی اور ممتنع لذاتہ ہے۔ لہٰذا ایسے علم کو جو فی نفسہ برا ہو اور حضور کے حق میں اس کا ہونا عیب قرار پائے۔ اسے اللہ تعالیٰ کے لئے بھی ثابت کرنا ناممکن ہوگا۔ کیونکہ صفت ذمیمہ کا اثبات حقیقۃً عیب لگانا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ تو برے علم سے بھی پاک ہونا اس کے لئے یقیناً واجب ہوگا۔ جو چیز (فی نفسہ) بندوں کے حق میں عیب ہو اللہ تعالیٰ کا اس سے منزّہ ہونا ضروری ہے۔ دیکھیئے کذب جہل ظلم، سفہ وغیرہ امور فی نفسہا جس طرح بندوں کے حق میں عیب ہیں۔ اور اسی طرح اللہ تعالیٰ کے حق میں بھی عیب ہیں اور اللہ تعالیٰ کا ان سے پاک ہونا ضروری ہے۔ اسی لئے مسامرہ جز ثانی ص ۶۰ مطبوعہ مصر میں علامہ کمال ابن ابی شریف ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے ارقام

فرماتے ہیں. ہم کہیں گے کہ اشعری اور ان کے علاوہ (تمام اہل سنّت) اس بات پر متفق ہیں کہ ہر وہ چیز جو (فی نفسہٖ) بندوں کے حق میں عیب اور نقص کی صفت ہو اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ صفت نقص اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

ایسی صورت میں حضرات علماءِ دیوبند سے مخلصانہ استفسار ہے کہ جب آپ اللہ تعالیٰ کو ہر عیب سے پاک سمجھتے ہیں تو کیا اس کی ذات مقدسہ سے ان تمام علوم کی نفی کریں گے۔ جنہیں نجاست و غلاظت، مکر و فریب کا علم اور شیطانی علوم کہہ کر بُرا اور مذموم قرار دیا گیا ہے۔ اگر نہیں تو کیا اللہ تعالیٰ کو آپ عیوب و نقائص سے مبرّا نہیں مانتے۔

حیرت ہے کہ جن لوگوں کی عبارات توہین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے ملوث ہیں۔ اس مسئلے میں انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم سے اس قدر حد سے زائد محبت کس طرح ہو گئی کہ اللہ تعالیٰ کی تنزیہ سے بھی ان کے نزدیک حضور کی تقدیس زیادہ اہم اور ضروری قرار پا گئی۔ فیا للعجب۔

درحقیقت یہ بھی عداوت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ایک بیّن ثبوت ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی اچھی چیز سے کسی کو بر بنائے عداوت محروم رکھنا ہو تو اس چیز کو بُرا اور مذموم کہہ دیا جاتا ہے۔ تاکہ دوسروں پر یہ ظاہر کر دیا جائے کہ ہم اس شخص کی محبت اور خیر خواہی کی بنا پر اس بری چیز سے اسے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن حقیقۃً عداوت کی وجہ سے اس کو ایک اچھی اور مفید چیز سے محروم رکھنا مقصود ہوتا ہے۔ بالکل یہی صورت حال یہاں ہے کہ بُری چیزوں کے فی نفسہٖ علم کو (جو عین کمال ہے) نقص و عیب قرار دے دیا گیا تاکہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے ثابت نہ ہو سکے۔ العیاذ باللہ والیہ المشتکیٰ۔

ایک کثیر الوقوع شبہ کا ازالہ

بعض لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ علماءِ دیوبند نے دین کی بہت خدمت کی سینکڑوں علماء ان سے پیدا ہوئے۔ انہوں نے بے شمار کتابیں لکھیں

ان میں بہت سے لوگ پیری مریدی کرتے ہیں۔ اور ان میں عابد و زاہد بھی پائے جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریروں اور تحریروں سے دین کی بہت کچھ تبلیغ و اشاعت کی۔ ایسی صورت میں ذہن اس بات کو قبول نہیں کرتا کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء علیہم السّلام کی شان میں توہین آمیز عبارات لکھی ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس قسم کے لوگوں سے توہین رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا سرزد ہو جانا عقلاً یا شرعاً کسی طرح بھی محال نہیں۔ بلعم بن باعور کتنا بڑا عابد و زاہد اور مستجاب الدعوات تھا۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی مخالفت اور ان کی اہانت کا مرتکب ہو کر وَلٰكِنَّهٗٓ اَخْلَدَ اِلَى الْاَرْضِ کا مصداق بن گیا۔ اور ہمیشہ کے لئے قعر مذلت میں گر گیا۔ شیطان کا عابد و زاہد اور عالم و عارف ہونا سب کو معلوم ہے۔ جب وہ حضرت آدم علیہ السّلام کی توہین کر کے راندہ درگاہ ہو گیا تو دوسروں کے لئے توہین رسول کا ارتکاب کیونکر ناممکن قرار پا سکتا ہے۔

خوارج و معتزلہ اور دیگر فرق باطلہ کے علمی اور عملی کارنامے اگر تاریخ کی روشنی میں دیکھے جائیں تو اس زمانہ کے حضرات مذکورین سے ان کے علم و عمل کا پلّہ کہیں بھاری تھا۔ ان کی مزعومہ دینی خدمات تدریس و تبلیغ تصنیف و تالیف کے مقابلے میں ابناءِ زمانہ کی خدمات اور کارگزاریاں ذرّہ بے مقدار کی حیثیت بھی نہیں رکھتیں۔ لیکن ان کے یہ تمام علمی اور عملی کارنامے ان کو قعر ضلالت سے بچا نہ سکے۔ رہی خدمت و حمایت دین، تو اس کے لئے ضروری نہیں کہ اہل حق ہی کے ذریعے ہو بلکہ اللہ تعالیٰ اپنے دین کی تائید نافرمانوں اور فاجروں سے بھی کرا لیتا ہے، چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے اِنَّ اللّٰهَ يُؤَيِّدُ هٰذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ لہٰذا اعانت و حمایت دین اور ظاہری علم و عمل کے پائے جانے سے ہرگز یہ لازم نہیں آتا کہ ایسے لوگ فی الواقع اللہ تعالیٰ کے نزدیک پسندیدہ اور محبوب ہوں۔

کفر و شرک و بدعت

اگر غور سے دیکھا جائے تو ان حضرات کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے تمام امّت مسلمہ کو

کو کافر و مشرک اور بدعتی بناڈالا مثلاً "یارسول اللہ" کہنا، شرک، اولیاء کرام کی نذر (لغوی) شرک، مزارات اولیاء پر جانا کفر، میلاد بدعت وعرس حرام، گیارہویں شرک اذان میں حضور پاک کا نام سن کر انگوٹھے چومنا بدعت الغرض کفر وشرک کی ایسی بھرمار کی جس سے دوسرے تو کیا بچتے خود بھی محفوظ نہ رہ سکے۔ اس مختصر رسالے میں تفصیل کی تو گنجائش نہیں۔ البتہ اجمالاً اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ منصوص قطعی کا انکار کفر ہے۔ غیر خدا کو خدا ماننا یا کوئی صفت کسی غیر کے لئے ثابت کرنا شرک ہے۔ اور دین میں ایسی چیز پیدا کرنا جس کی اصل دین متین میں نہ پائی جائے بدعت ہے۔ یعنی ہر وہ چیز جو کسی دلیل شرعی کے معارض ہو بدعت شرعیہ ہے۔

یہ عرس و میلاد و دیگر اعمال مستحسنہ جنہیں کفر و شرک اور بدعت قرار دیا جاتا ہے حقیقۃً امور مستحسنہ ہیں۔ الحمد للہ آج تک کوئی منکر ان امور میں سے کسی امر کو نہ کسی نص قطعی کیخلاف ثابت کر کے ان کے کفر ہونے پر دلیل لا سکا اور نہ ان کو کسی دلیل شرعی کے خلاف ثابت کر کے ان کے بدعت ہونے پر استدلال کر سکا۔ البتہ اتنی بات ضرور کہی جاتی ہے کہ جس طریقہ سے تم یہ کام کرتے ہو اسی طرح خیر القرون میں یہ کام کسی نے نہیں کئے۔ لہٰذا یہ سب امور بدعت ہیں۔ اس کے جواب میں تحقیق و تفصیل تو انشاء اللہ دوسرے رسالہ میں ہدیہ ناظرین ہوگی۔ سردست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر ان امور کی ہیئت کذائیہ کی تفصیلات قرون اولیٰ میں نہیں پائی گئیں تو صرف اس وجہ سے ان کو بدعت کہنا ہرگز درست نہیں ہو سکتا۔ دیکھئے قرآن مجید کے تیس پاروں میں تقسیم، اعراب قرآن، جمع احادیث بناء مدارس، تعلیم دین پر اجرت لینا اوراد و اعمال مشائخ وغیرہ بے شمار کام ایسے ہیں کہ خیر القرون میں ان کا وجود نہیں پایا گیا۔ لیکن علماء دیوبند بھی انہیں بدعت نہیں کہتے۔ معلوم ہوا کہ یہ بات قطعاً غلط اور ناقابل قبول ہے۔

اسی طرح کوئی منکر کسی حجت شرعیہ سے ان امور کے اعتقاد یا عمل کا شرک ہونا بھی ثابت نہ کر سکا۔ شرک کے متعلق ہمارے ناظرین کرام یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ شرک توحید کا مقابل ہے اور مسئلہ توحید واجب عقلی ہے۔ لہٰذا شرک لامحالہ اعتقاد امر ممتنع لذاتہٖ کا نام ہوگا۔

ظاہر ہے کہ تصرفات انبیاء و اولیاء علیہم السلام اور ان کے باقی کمالات علمیہ و عملیہ سب مقید بالعطاء باذن اللہ ہیں اور یہ امر بھی روز روشن کی طرح واضح ہے کہ عطاء الٰہی اور اذن خداوندی کے ساتھ اللہ کے کسی محبوب کے لیئے علمی یا عملی کمالات و تصرفات کا ہونا ہرگز ممتنع لذاتہٖ نہیں۔ اس لیئے اذن و عطا کی قید کے ساتھ ان کا اعتقاد کسی طرح شرک نہیں ہو سکتا۔ البتہ الوہیت اور وجوب وجود اور غنا ذاتی ایسے امور ہیں جن کی عطا ممتنع لذاتہٖ ہے۔ اس لیئے جو شخص کسی کے حق میں ان امور میں سے کسی امر کی عطا کا اعتقاد رکھے گا، وہ یقیناً مشرک ہوگا۔ جیسا کہ مشرکین عرب اپنے آلہہ باطلہ کے حق میں اسی قسم کا اعتقاد رکھتے تھے۔ اور کسی مسلمان کا کسی غیر اللہ کے حق میں ہرگز یہ اعتقاد نہیں۔ الحمد للہ۔ اس مختصر بیان سے اہل علم پر مخالفین کے وہ تمام مکر و فریب آشکارا ہو گئے جن میں بعض حضرات مبتلا ہو جاتے ہیں۔ (وللہ الحجۃ البالغہ)

انصاف کیجیے

جو دیوبندی حضرات علماء دیوبند کی صریح توہینی عبارتوں میں توہین نہیں مانتے۔ ان کی خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ آپ کے علماء کی عبارات کے مقابلے میں مودودی صاحب کی وہ عبارتیں توہین کے مفہوم سے بہت دور ہیں۔ جن سے خود آپ کے علماء دیوبند نے توہین کا مفہوم نکال کر مودودی صاحب پر الزام توہین عائد کئے ہیں۔ اگرچہ ہمارے نزدیک دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن عبارات میں صراحت و وضاحت توہین کے بین تفاوت کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ہم مودودی صاحب کی ان عبارات میں سے صرف ایک عبارت بلا تشریح تحریر کرتے ہیں۔ جس کی بنا پر علماء دیوبند نے مودودی صاحب کو توہین خدا اور رسول کا مجرم گردانا ہے۔ اسی طرح اس عبارت کے مقابلے میں تین عبارتیں اکابر علماء دیوبند کی بھی بلا تشریح پیش کرتے ہیں۔ جن سے علماء اہلسنت نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین سمجھی ہے اور یہ فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ مفہوم توہین میں کس کی عبارت زیادہ واضح اور صریح ہے۔

مودودی صاحب کی وہ عبارت جس سے علماء دیوبند نے اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین اخذ کر کے مودودی صاحب پر خدا اور رسول کی توہین کا الزام عائد کیا ہے

حضور کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانے میں ظاہر ہو۔ لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور کا یہ اندیشہ صحیح نہ تھا۔ اب ان چیزوں کو اس طرح نقل و روایت کئے جاتا کہ گویا یہ بھی اسلامی عقائد ہیں۔ نہ تو اسلام کی صحیح نمائندگی ہے اور نہ اسے حدیث ہی کا صحیح مفہوم کہا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں اس قسم کے معاملات میں نبی کے قیاس و گمان کا درست نہ نکلنا ہرگز منصب نبوت پر طعن کا موجب نہیں ہے۔ (ماخوذ از ترجمان القرآن)

رسالہ حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب۔ مؤلفہ مولوی احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین۔ دروازہ شیرانوالہ لاہور صہ ۱۸

اب ملاحظہ ہوں اکابر علماء دیوبند کی وہ عبارات جن سے علماءِ اہل سنّت نے اللہ تعالیٰ اور اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی توہین سمجھ کر ان پر توہینِ خدا و رسول کا حکم لگایا ہے۔

۱۔ اور انسان خود مختار ہے، اچھے کام کریں یا نہ کریں اور اللہ تعالیٰ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے۔ بلکہ اللہ کو ان کے کرنے کے بعد معلوم ہو گا اور آیات قرآنی جیسا کہ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ اس مذہب پر منطبق ہیں۔ (بلغۃ الحیران مصنف مولوی حسین علی صاحب صہ ۱۵۷/۱۵۸)

۲۔ "پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے۔ جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔" (تصفیۃ العقائد صہ ۲۵ مولوی محمد قاسم نانوتوی)

۳۔ بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شانِ نبوّت بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے۔ اور انبیاء علیہم السلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں۔"

(تصفیۃ العقائد صہ ۲۸ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند)

مودودی صاحب اور علماء دیوبند دونوں کی اصل عبارات بلا کم و کاست آپ کے سامنے موجود ہیں۔ اگر آپ نے خوفِ خدا کو دل میں جگہ دے کر پوری

دیانت داری سے بنظرِ انصاف غور فرمایا تو آپ یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ مودودی صاحب کی عبارت کے مقابلہ میں علماءِ دیوبند کی عبارات مفہوم توہین میں زیادہ صریح ہیں۔

دیوبندی حضرات کا علماء اہلسنّت پر ایک اعتراض اور دیوبندی عالم کی تحریر سے اس کا جواب

دیوبندی حضرات علمأ اہلِ سنّت پر اعتراض کرتے ہیں کہ علماء دیوبند پر اعتراض کرنے والے ان کی عبارتوں کے سیاق و سباق کو نہیں دیکھتے۔ جو فقرہ قابلِ اعتراض ہوتا ہے فقط اس کو پکڑ لیتے ہیں، اور صرف اسی فقرہ کے باعث علمأ دیوبند پر طعن و تشنیع شروع کر دیتے ہیں۔

برادرانِ اسلام! سیاق و سباق سے دیوبندی حضرات کی مراد یہ ہوتی ہے کہ اگلی پچھلی عبارتوں کو دیکھ کر پھر اعتراض ہو تو کرنا چاہیئے۔

جواباً عرض ہے۔ مودودی صاحب پر اعتراض کرنے والے دیوبندیوں پر بعینہٖ یہی اعتراض انہی الفاظ میں مودودیوں کی طرف سے آپ کے مولوی احمد علی صاحب دیوبندی نے اپنے رسالہ "حق پرست علماء کی مودودیت سے ناراضگی کے اسباب" کے صفحہ نمبر ۸۰ پر نقل کیا ہے۔ اور اس کا جواب بھی اسی صفحہ پر دیا ہے ہم بعینہٖ وہی جواب نقل کئے دیتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے۔

"اگر دس سیر دودھ کسی کھلے منہ والے دیگچے میں ڈال دیا جائے اور اس دیگچہ کے منہ پر ایک لکڑی رکھ کر ایک تاگہ میں خنزیر کی ایک بوٹی ایک تولہ کی لکڑی میں باندھ کر دودھ میں لٹکا دی جائے۔ پھر کسی مسلمان کو اس دودھ میں سے پلایا جائے وہ کہے گا کہ میں اس دودھ سے ہرگز نہ پیوں گا۔ کیونکہ سب حرام ہو گیا ہے۔ پلانے والا کہے گا کہ بھائی دس سیر دودھ کے آٹھ سو تولے ہوتے ہیں۔ آپ فقط اس بوٹی کو کیوں دیکھتے ہیں۔ دیکھئے اس بوٹی کے آگے پیچھے، دائیں بائیں اور اس

کے نیچے چار انچ کی گہرائی میں دودھ ہی دودھ ہو، وہ مسلمان یہی کہے گا کہ یہ سارا دودھ خنزیر کی ایک بوٹی کے باعث حرام ہو گیا۔ یہی قصہ مودودی صاحب کی عبارتوں کا ہے۔ جب مسلمان مودودی صاحب کا یہ لفظ پڑھے گا۔ کہ خانہ کعبہ کے ہر ہر طرف جہالت اور گندگی ہے۔ اس کے بعد مودودی صاحب اس فقرہ سے توبہ کر کے اعلان نہیں کریں گے۔ مسلمان کبھی راضی نہیں ہوں گے۔ جب تک خنزیر کی یہ بوٹی اس دودھ سے نہیں نکالیں گے۔ (ص ۸۰، ۸۱)

پس دیوبندی حضرات یہی جواب ہماری طرف سے سمجھ لیں اور خوب یاد رکھیں کہ علماء دیوبند کی عبارات میں محبوبانِ حق تبارک و تعالیٰ کی ہزار تعریفیں ہوں مگر جب تک وہ توہین آمیز فقروں سے توبہ نہ کریں گے اہلِ سنّت ان سے کبھی راضی نہیں ہوں گے۔

ایک بات قابلِ ذکر یہ ہے۔ کہ بعض حضرات توہین آمیز عبارات کے صریح مفہوم کو چھپانے کے لئے علماء دیوبند کی وہ عبارات پیش کر دیتے ہیں جن میں انہوں نے توہین و تنقیص سے اپنی برائت ظاہر کی ہے۔ یا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی تعریف و توصیف کے ساتھ عظمت شان نبوّت کا اقرار کیا ہے۔ اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ وہ عبارات انہیں قطعاً مفید نہیں۔ جب تک ان کی کوئی ایسی عبارت نہ دکھائی جائے کہ ہم نے فلاں مقام پر جو توہین کی تھی اب اس سے رجوع کرتے ہیں۔ مثلاً مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی نے تحذیر الناس میں خاتم النبیین کے معنی منقول متواتر (آخر النبیین) کو عوام کا خیال بتایا ہے۔ اب اگر ان کی دس بیس عبارتیں بھی اس مضمون کی پیش کر دی جائیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم آخری نبی ہیں یا حضور علیہ السّلام کے بعد مدعی نبوّت کافر ہے تو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ تاوقتیکہ مولوی محمّد قاسم نانوتوی صاحب کا یہ قول نہ دکھایا جائے کہ میں نے جو خاتم النبیّین کے معنی منقولِ متواتر آخر النبیّین کا انکار کیا تھا اب میں اس سے توبہ کر کے رجوع کرتا ہوں۔ دیکھئے مرزائی

لوگ مرزا غلام احمد کی برأت میں جو عبارتیں مرزا صاحب کی کتابوں سے پیش کیا کرتے ہیں۔ ان کے جواب میں مولوی مرتضیٰ احسن صاحب دربھنگی ناظم تعلیمات مدرسہ دیوبند نے بھی یہی لکھا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے: اشد العذاب مطبوعہ مجتبائی جدید دہلی صفحہ ۱۵ سطر ۱۶، ۱۷۔

جو عبارات مرزا صاحب اور مرزائیوں کی لکھی جاتی ہیں۔ جب تک ان مضامین سے صاف توبہ نہ دکھائیں یا توبہ نہ کریں تو ان کا کچھ اعتبار نہیں۔

دیوبندیوں کی توہین آمیز عبارات کے اظہار کی ضرورت

بعض دیوبندی حضرات کہا کرتے ہیں کہ علمأ دیوبند کی ان عبارات کے اظہار و اشاعت کی کیا ضرورت ہے۔ جن سے آپ لوگ توہین سمجھتے ہیں اس زمانے میں ان عبارات کی اشاعت بلا وجہ شور و شر، فتنہ و فساد کا موجب ہے۔ اور یہ بڑی ناانصافی ہے کہ علماء دیوبند کے ساتھ لڑائی مول لی جائے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ علماء دیوبند کی توہینی عبارتوں کے اظہار کی وہی ضرورت ہے۔ جو مولوی احمد علی صاحب کو مودودیوں کا پول کھولنے کے لئے پیش آئی کہ علماءِ دیوبند نے تمام مسلمانوں کے عقیدے کے خلاف اللہ تعالیٰ اور انبیاء و اولیاء کی مقدس شان میں وہ شدید اور ناقابلِ برداشت حملے کئے ہیں جنہیں کوئی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا۔ مولوی احمد علی صاحب اس ضرورت کو حسبِ ذیل عبارت میں بیان فرماتے ہیں۔

کیا جب ڈاکو کسی کے گھر میں گھس آئے تو گھر والا ڈاکو سے مقابلہ کر کے اپنا مال اور اپنی جان نہ بچائے۔ اور اگر مال اور جان بچانے کے لئے ڈاکو سے مقابلہ کرے تو پھر یہ کہنا صحیح ہے کہ گھر والا بڑا ہی بے انصاف ہے کہ ڈاکو سے لڑ رہا ہے۔

(رسالہ مذکورہ مولوی احمد علی صاحب صفحہ ۸۴)

علماء دیوبند کی تہذیب کا ایک نمونہ

دیوبندی حضرات عام طور پر کہتے ہیں کہ بریلوی مولوی علمأ دیوبند کو گالیاں دیا کرتے ہیں۔ اس الزام کی حقیقت تو ہمارے اسی رسالہ سے منکشف ہو جائے گی اور ہمارے ناظرین کرام پر روشن ہو جائے

گا۔ کہ جس شائستگی اور تہذیب سے ہم نے علمائے دیوبند کیخلاف یہ رسالہ لکھا ہے اس کی مثال ہمارے مخالفین کی ایک کتاب سے بھی پیش نہیں کی جا سکتی۔ لیکن مزید وضاحت کے لئے بطور نمونہ ہم مولوی حسین احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ دیوبند کی کتاب "الشہاب الثاقب" سے چند وہ عبارات پیش کرتے ہیں جن میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی قدس سرہ العزیز کو شدید ترین قسم کی دلآزار گالیاں دی گئی ہیں۔ ان عبارات کو پڑھ کر ہمارے ناظرین کرام علماء اہل سنت اور فضلاء دیوبند کی تہذیب کا مقابلہ کرلیں۔ ملاحظہ فرمائیے:

۱۔ "پھر تعجب ہے کہ مجدد بریلوی آنکھوں میں دھول ڈال رہا ہے اور کذب خالص مشہور کر رہا ہے۔ لعنۃ اللہ تعالیٰ فی الدارین۔ آمین۔ یعنی لعنت کرے اللہ تعالیٰ اس (مجدد بریلوی) پر دونوں جہانوں میں"۔

(الشہاب الثاقب ص ۸۱)

۲۔ "آپ حضرات ذرا انصاف فرمائیں اور اس بریلوی دجال سے دریافت کریں

(الشہاب الثاقب صفحہ ۸۶)

۳۔ "مجدد الضالین فرماتے ہیں"۔

۴۔ "ہم آگے چل کر صاف طور سے ظاہر کر دیں گے کہ دجال بریلوی نے یہاں پر محض "بے سمجھی اور بے عقلی سے کام لیا ہے"۔ (ص ۹۵)

۵۔ "واس کے بعد مجدد الضالین علیہ ما علیہ الخ"۔ (ص ۱۰۳)

۶۔ سلب الله ایمانك وسود وجهك فی الدارین وعاقبك بما عاقبك به اباجهل وعبد الله بن ابی یا رئیس المبتدعین۔

یعنی اے بدعتیوں کے سردار (مجدد بریلوی) سلب کرے اللہ تعالیٰ تیرا ایمان اور دونوں جہان میں تیرا منہ کالا کرے اور تجھے وہی عذاب دے جو ابوجہل اور عبداللہ بن ابی کو دیا تھا۔ آمین۔ (ص ۱۰۴، ۱۰۵)

۷۔ "مگر تہذیب علم کوئی لفظ مجدد بریلوی کے شایان شان قلم سے نکلنے نہیں دیتی (ص ۱۰۵)

۸ فسود الله وجهه فی الدارین واسكنه بجبوحة الدرك الاسفل ان النار مع اعداء سيد الكونين عليه الصلوة والسلام آمين يارب العالمين (ص ۱۱۹)

یعنی اللہ تعالیٰ اس (مجدد بریلوی) کا دونوں جہاں میں منہ کالا کرے اور اسے حضور کے دشمنوں کے ساتھ جہنم کے سب سے نیچے گڑھے میں رکھے۔

۹۔ یہ سب تکفیریں اور لعنتیں بریلوی اور اس کے اتباع کی طرف لوٹ کر قبر میں ان کے واسطے عذاب اور بوقت خاتمہ ان کے لئے موجب خروج ایمان و ازالہ تصدیق و ایقان ہوں گی اور قیامت میں ان کے جملہ متبعین کے واسطے اس کی موجب ہوں گی کہ ملائکہ حضور علیہ السلام سے کہیں گے۔ انک لا تدری ما احدثوا بعدک اور رسول مقبول علیہ السلام دجال بریلوی اور ان کے اتباع کو سحقاً سحقاً فرما کر اپنے حوض مورود و شفاعت محمود سے کتوں سے بدتر کر کے دھتکار دیں گے اور امت مرحومہ کے اجر و ثواب و منازل و نعیم سے محروم کئے جائیں گے۔

سود الله وجوههم فی الدارین وجعل قلوبهم قاسیه فلا یؤمنوا حتی یروا العذاب الالیم۔

۱۰ یعنی ان بریلویوں کا منہ دونوں جہان میں کالا کرے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تو وہ ایمان نہ لائیں۔ یہاں تک کہ عذاب الیم کو دیکھ لیں"۔

(الشہاب الثاقب ص ۱۲۰)

ان تمام بددعاؤں اور گالیوں کے جواب میں صرف اتنا عرض ہے کہ الحمد للہ اعلیٰ حضرت بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تو ہرگز اس بدگوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ البتہ بمقتضائے حدیث اعلیحضرت ناصر بریلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسی مقدس ہستی کے حق میں ایسے ناپاک کلمے بولنے والا ان شاء اللہ دنیا اور آخرت میں اپنے کلمات کا خود مصداق بنے گا۔ وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

کہ مولانا احمد رضا خان صاحب (بریلوی) نے جو علماء دیوبند کی عبارات پر علماء حرمین طیبین سے کفر کے فتوے حاصل کرکے حسام الحرمین میں شائع کئے، اس کے جواب میں علماء دیوبند نے "حسام الحرمین" کے خلاف تائید میں علماء حرمین طیبین کے فتوے "المہند" میں چھاپے اور تمام ملک میں اس کی اشاعت کی۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خان صاحب نے علماء دیوبند کی عبارات کو توڑ مروڑ کر غلط عقائد ان کی طرف منسوب کئے تھے۔ جب علماء دیوبند کی اصل عبارات اور ان کے اصلی عقائد سامنے آئے تو علماء حرمین طیبین نے ان کی تصدیق و تائید فرمادی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام قطعًا بے بنیاد ہے کہ انہوں نے دیوبندیوں کی عبارتوں میں ردّ و بدل کیا ہے یا غلط عقائد ان کی طرف منسوب کئے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ حسام الحرمین کے شائع ہونے کے بعد دیوبندی حضرات نے اپنی جان بچانے کے لئے اپنی عبارتوں میں خود قطع و برید کی اپنے اصل عقائد چھپاکر علمائے عرب و عجم کے سامنے اہل سُنّت کے عقیدے ظاہر کئے جس پر علمائے دین نے تصدیق فرمائی۔ چونکہ اس مختصر رسالہ میں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ اس لئے صرف ایک دلیل اپنے دعویٰ کے ثبوت میں پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ کیجئے۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں دیوبندیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہ بہت اچھا آدمی تھا۔ اس کے عقائد بھی عمدہ تھے۔ دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ جلد اص ۱۱۱ پر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی نے لکھا کہ:

"محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو نجدی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے۔ مذہب اُن کا حنبلی تھا، البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا اور عقائد سب کے متحد ہیں۔ اعمال میں فرق حنفی، شافعی مالکی، حنبلی کا ہے۔"

(رشید احمد گنگوہی)

ناظرین کرام نے فتاویٰ رشیدیہ کی اس عبارت سے معلوم کرلیا ہوگا۔ کہ دیوبندیوں کے مذہب میں محمد بن عبدالوہاب نجدی کے عقائد عمدہ تھے۔ اور وہ اچھا آدمی تھا لیکن جب علماء حرمین طیبین نے دیوبندیوں سے سوال کیا کہ بتاؤ محمد بن عبدالوہاب کے متعلق تمہارا کیا اعتقاد ہے وہ کیسا آدمی تھا تو حیلہ سازی سے کام لیکر اپنا مذہب چھپا لیا اور لکھ دیا "ہم اسے خارجی اور باغی سمجھتے ہیں۔" (ملاحظہ ہو المہند ص ۱۹، ۲۰)

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے۔ اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے کہ علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے۔ جیساکہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے۔ اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بناء پر انہوں نے اہل سنّت اور علماء اہلسنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت توڑ دی۔ انتہیٰ،

دیکھئے یہاں اپنے مذہب کو کیسے چھپایا اور فتاویٰ رشیدیہ کی عبارت کو صاف ہضم کر گئے یہ تو ایک نمونہ تھا، تمام کتاب کا یہی حال ہے کہ جان بچانے کے لئے اپنے مذہب پر پردہ ڈال دیا۔ اپنی عبارات کو بھی چھپا دیا۔ اب ناظرین کرام خود فیصلہ فرمائیں کہ خیانت کرنے والا کون ہے۔

آخری سہارا

اس بحث میں ہمارے مخالفین (حضرات علماء دیوبند) کا ایک کا آخری سہارا یہ ہے کہ بہت سے اکابر علماء کرام و مشائخ عظام نے علماء دیوبند کی تکفیر نہیں کی جیسے سند المحدثین حضرت مولانا ارشاد حسین صاحب مجددی رام پوری رحمۃ اللہ علیہ اور قبلہ عالم حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ اسی طرح بعض دیگر اکابر ائمت کی کوئی تحریر ثبوت تکفیر میں پیش نہیں کی جاسکتی۔ اس کے متعلق گزارش ہے کہ تکفیر نہ کرنے والے حضرات میں بعض حضرات تو وہ ہیں جن کے زمانے میں علماء دیوبند کی عبارات کفریہ (جن میں التزام کفر متیقن ہو) موجود ہی نہ تھیں۔ جیسے مولانا ارشاد حسین صاحب رامپوری رحمۃ اللہ علیہ ایسی صورت میں تکفیر کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور بعض وہ حضرات ہیں جن کے زمانے

میں اگرچہ وہ عبارات شائع ہوچکی تھیں مگر ان کی نظر سے نہیں گزریں۔ اس لئے انہوں نے تکفیر نہیں فرمائی۔ ہمارے مخالفین میں سے آج تک کوئی شخص اس امر کا ثبوت پیش نہیں کر سکا کہ فلاں مسلّم بین الفریقین بزرگ کے سامنے علماء دیوبند کی عبارات متنازعہ فیہا پیش کی گئیں۔ اور انہوں نے ان کو صحیح قرار دیا یا تکفیر سے سکوت فرمایا۔ علاوہ ازیں یہ کہ جن اکابر امت مسلم بین الفریقین کی عدم تکفیر کو اپنی برات کی دلیل قرار دیا جا سکتا ہے۔ ممکن ہے کہ انہوں نے تکفیر فرمائی ہو اور وہ منقول نہ ہوئی ہو کیونکہ یہ ضروری نہیں کہ کسی کی کہی ہوئی ہر بات منقول ہو جائے۔ لہٰذا تکفیر کے باوجود عدم نقل کے احتمال نے اس آخری سہارے کو بھی ختم کر دیا۔ وللہ الحمد۔

ایک تازہ شبہ کا جواب

ایک مہربان نے تازہ شبہ یہ پیش کیا ہے کہ کسی کو کافر کہنے سے ہمیں کس رکعت کا ثواب ملے گا۔ ہم خواہ مخواہ کسی کو کافر کیوں کہیں۔ توہین آمیز عبارات لکھنے والے مر گئے۔ اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔

حدیث شریف میں وارد ہے:

اُذْکُرُوْا اَمْوَاتَکُمْ بِالْخَیْرِ۔

تم اپنے مردوں کو خیر کے ساتھ یاد کرو۔

پھر یہ بھی ممکن ہے کہ مرتے وقت انہوں نے توبہ کر لی ہو۔ حدیث شریف میں ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالْخَوَاتِیْمِ۔

عمل کا دارومدار خاتمہ پر ہے۔

ہمیں کیا معلوم کہ ان کا خاتمہ کیسا ہوا۔ شاید ایمان پر ان کی موت واقع ہوئی ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کفر و اسلام میں امتیاز کرنا ضروریات دین سے ہے۔ آپ کسی کافر کو عمر بھر کافر نہ کہیں۔ مگر جب ان کا کفر سامنے آجائے تو بر بنائے کفر اسے کافر نہ ماننا خود کفر میں مبتلا ہونا ہے۔ بے شک اپنے مردوں کو خیر سے یاد کرنا چاہیئے مگر توہین کرنے والوں کو مومن اپنا نہیں سمجھتا۔ نہ وہ واقع میں اپنے ہو سکتے ہیں۔ اس لئے مضمونِ حدیث کو ان سے دور کا تعلق بھی نہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ خاتمہ پر اعمال کا دارومدار ہے مگر یاد رکھئے دم آخر کا حال اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور اس کا مآل بھی اس کی طرف مفوض ہے احکام

شرع ہمیشہ ظاہر پر مرتب ہوتے ہیں۔ اس لئے جب کسی شخص نے معاذ اللہ علانیہ طور پر التزام کفر کر لیا تو وہ حکم شرعی کی رُو سے قطعًا کافر ہے تاوقتیکہ توبہ نہ کرے۔ اگر کوئی مسلمان ایسے شخص کو کافر نہیں سمجھتا تو کفر و اسلام کو معاذ اللہ یکساں سمجھنا کفر قطعی ہے۔ لہٰذا کافر کو کافر نہ ماننے والا یقینا کافر ہے اور اگر بفرض محال ہم یہ تسلیم کر لیں کہ حضور اقدس صلی اللہ وآلہ وسلّم کی شان اقدس میں گستاخیاں کرنے والوں کو کافر نہ کہنا چاہیئے اس لئے شاید انہوں نے توبہ کر لی ہو اور ان کا خاتمہ بالخیر ہو گیا ہو تو اسی دلیل سے مرزائیوں کو کافر کہنے سے بھی ہمیں زبان روکنی پڑے گی کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے متبعین سب کے لئے یہ احتمال پایا جاتا ہے کہ شاید ان کا خاتمہ بھی اللہ تعالیٰ نے ایمان پر مقدر فرما دیا ہو۔ تو ہم انہیں کس طرح کافر کہیں۔ لیکن ظاہر ہے کہ مرزائیوں کے بارے میں یہ احتمال کارآمد نہیں تو گستاخانِ نبوت کے حق میں کیونکر مفید ہو سکتا ہے

ایک ضروری تنبیہ

بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ توہین آمیز عبارات پر تو سخت نفرت کا اظہار کرتے ہیں اور بسا اوقات مجبور ہو کر اقرار کر لیتے ہیں کہ واقعی ان عبارات میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین ہے۔ لیکن جب ان عبارات کے قائلین کا سوال سامنے آتا ہے۔ تو ساکت اور متامل ہو جاتے ہیں۔ اور اپنی اُستادی شاگردی، پیری، مریدی یا رشتہ داری و دیگر تعلقات دنیوی خصوصًا کاروباری، تجارتی نفع و نقصان کے پیش نظر ان کو چھوڑنا، ان کے کفر کا انکار کرنا ہرگز گوارا نہیں کرتے۔ ان کی خدمت میں مخلصانہ گزارش ہے کہ وہ قرآن مجید کی حسب ذیل آیتوں کو ٹھنڈے دل سے ملاحظہ فرمائیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا اٰبَاءَکُمْ وَاِخْوَانَکُمْ اَوْلِیَاءَ اِنِ اسْ

الْکُفْرَ عَلَی الْاِیْمَانِ وَمَنْ یَّتَوَلَّهُمْ مِّنْکُمْ فَاُولٰٓئِکَ هُمُ الظّٰلِمُوْ

(اے ایمان والو! اگر تمہارے باپ اور تمہارے بھائی ایمان کے مقابلے میں کفر کو عزیز رکھیں تو ان کو اپنا رفیق نہ بناؤ اور جو تم میں سے ایسے باپ بھائیوں کے ساتھ دوستی کا برتاؤ رکھے گا تو یہی لوگ ہیں جو خدا کے نزدیک ظالم ہیں۔

لْ اِنْ كَانَ اٰبَاۤؤُكُمْ وَاَبْنَاۤؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ
اَمْوَالُ اقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَاۤ اَحَبَّ
لَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ
اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ۔

اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم آپ مسلمانوں سے فرما دیجئے کہ اگر تمہارے باپ ——————
اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبہ دار اور مال جو
تم نے کمائے ہیں اور سوداگری جس کے مندا پڑ جانے کا تم کو اندیشہ ہو اور مکانات جن
میں رہنے کو تم پسند کرتے ہو۔ اگر یہ چیزیں اللہ اور اس کے رسول اور اللہ کے راستے میں
جہاد کرنے سے تم کو زیادہ عزیز ہوں تو ذرا صبر کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے حکم کو لے آئے
اور اللہ تعالیٰ نافرمانوں کو ہدایت نہیں فرمایا۔

ان دونوں آیتوں کا مطلب واضح ہے کہ عقیدے اور ایمان کے معاملے میں اور نیکی
کے کاموں میں بسا اوقات خویش و اقارب کنبہ اور برادری محبت اور دوستی کے تعلقات
حائل ہو جایا کرتے ہیں۔ اس لئے ارشاد فرمایا کہ جن لوگوں کو ایمان سے زیادہ کفر عزیز ہے
ایک مومن انہیں کس طرح عزیز رکھ سکتا ہے۔ مسلمان کی شان نہیں کہ ایسے لوگوں سے
رفاقت اور دوستی کا دم بھرے خُدا اور رسول کے دشمنوں سے تعلقات استوار کرنا یقیناً
گنہ گار بننا اور اپنی جانوں پر ظلم کرنا ہے۔ جہاد فی سبیل اللہ و اعلاء کلمۃ الحق سے اگر یہ خیال مانع
ہو کہ کنبہ اور برادری چھوٹ جائے گی۔ استادی شاگردی یا دنیاوی تعلقات میں خلل واقع
ہو گا۔ اموال تلف ہوں گے یا تجارت میں نقصان ہو گا۔

راحت اور آرام کے امکانات سے نکل کر بے آرام ہونا پڑے گا تو پھر ایسے لوگوں
کو خُدا تعالیٰ کی طرف سے اس کے عذاب کے حکم کا منتظر رہنا چاہیئے جو اس نفس پرستی
دنیا طلبی اور تن آسانی کی وجہ سے ان پر آنے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس واضح اور روشن ارشاد کو سننے کے بعد کوئی مومن کسی دشمنِ
رسول سے ایک آن کے لئے بھی اپنا تعلق برقرار نہیں رکھ سکتا نہ اس کے دل میں
حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی توہین کرنے والوں کے کافر ہونے کے متعلق کوئی شک
باقی رہ سکتا ہے۔

حرفِ آخر

دیوبندی مبلغین و مناظرین اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور انکے ہم خیال علماء کی بعض عبارات بزعم خود قابل اعتراض قرار
دے کر پیش کیا کرتے ہیں۔

اس کے متعلق سر دست اتنا عرض کر دینا کافی ہے کہ اگر فی الواقع علمائے
اہل سنّت کی کتابوں میں کوئی توہین آمیز عبارت ہوتی تو علماء دیوبند پر فرض تھا کہ وہ
ان علماء کی تکفیر کرتے جیسا کہ علماء اہل سنّت نے علماء دیوبند کی عبارات کفریہ کی وجہ
سے تکفیر فرمائی لیکن امر واقع یہ ہے کہ دیوبندیوں کا کوئی عالم آج تک اعلیٰ حضرت یا ان
کے ہم خیال علماء کی کسی عبارت کی وجہ سے تکفیر نہ کر سکا نہ کسی شرعی قباحت کی وجہ سے
ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز قرار دے سکا۔ دیکھئے دیوبندیوں کی کتاب قصص
الاکابر ملفوظات مولوی اشرف علی صاحب تھانوی شائع کردہ کتب خانہ اشرفیہ دہلی
صفحہ ۹۹، ۱۰۰ پر ہے۔

ایک شخص نے پوچھا کہ ہم بریلی والوں کے پیچھے نماز پڑھیں تو نماز ہو جائے گی
یا نہیں؟ فرمایا (حضرت حکیم الامت مدظلہ العالی نے) ہاں ہم ان کو کافر نہیں کہتے
اس کے چند سطر بعد مرقوم ہے۔

ہم بریلی والوں کو اہل ہوا کہتے ہیں اہل ہوا کافر نہیں۔

اس سلسلے میں مولوی اشرف صاحب تھانوی کا ایک اور مزیدار ملفوظ ملاحظہ
فرمائیے الافاضات الیومیہ جلد پنجم مطبوعہ اشرف المطابع تھانہ بھون صفحہ ۲۲۰ پر
ملفوظ نمبر ۲۲۵ میں مرقوم ہے۔

ایک سلسلۂ گفتگو میں فرمایا کہ دیوبند کا بڑا جلسہ ہوا تھا تو اس میں ایک رئیس
صاحب نے کوشش کی تھی کہ دیوبندیوں میں اور بریلویوں میں صلح ہو جائے۔ میں نے
کہا ہماری طرف سے کوئی جنگ نہیں۔ وہ نماز پڑھاتے ہیں، ہم پڑھ لیتے ہیں ہم پڑھاتے ہیں

وہ نہیں پڑھتے تو انکو آمادہ کرو۔ (مزاحًا فرمایا کہ ان سے کہو کہ آ، مادہ، نرآگیا) ہم سے کیا کہتے ہو اس عبارت سے یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ علماء اہلسنّت (جنہیں بریلوی کہا جاتا ہے) دیوبندیوں کے نزدیک مسلمان ہیں اور ان کا دامن ہر قسم کے کفر و شرک سے پاک ہے۔ حتیٰ کہ دیوبندیوں کی نماز ان کے پیچھے جائز ہے۔ عبارت منقولہ بالا سے جہاں اصل مسئلہ ثابت ہوا وہاں علماء دیوبند کے مجدد اعظم حکیم الامت مولوی اشرف علی کی تہذیب اور مخصوص ذہنیت کا نقشہ بھی سامنے آگیا۔ جس کا آئینہ دار مولوی اشرف علی صاحب کے ملفوظ شریف کا یہ جملہ ہے کہ۔

ان (بریلویوں) سے کہو آ، مادہ، نرآگیا۔

دیوبندی حضرات کو چاہیئے کہ اس جملہ کو بار بار پڑھیں اور اپنے عارف ملت و حکیم کے ذوق حکمت و معرفت سے کیف اندوز ہو کر اس کی داد دیں۔

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کے ملفوظ منقول الصدر سے یہ امر بھی واضح ہوگیا کہ بعض اعمال و عقائد مختلف فیہا کی بنا پر مفتیان دیوبند کا اہل سنّت (بریلویوں) کو کافر و مشرک قرار دینا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو ناجائز یا مکروہ کہنا قطعًا غلط باطل محض اور بلا دلیل ہے صرف بغض و عناد اور تعصب کی وجہ سے انہیں کافر و مشرک کہا جاتا ہے ورنہ درحقیقت اہل سنّت (بریلوی) حضرات کے عقائد و اعمال میں کوئی ایسی چیز نہیں پائی جاتی جس کی بناء پر انہیں کافر و مشرک قرار دیا جا سکے یا ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہ کہا جا سکے۔

ہمیں اُمید ہے کہ یہ چند امور جو ہم نے پہلے بیان کئے ہیں انشاء العزیز آئندہ چل کر ہمارے ناظرین کے لئے مشعل راہ ثابت ہوں گے۔

حق و باطل میں امتیاز

اب آئندہ صفحات میں دیوبندی حضرات اور اہل سنّت کا مسلک ملاحظہ فرما کر حق و باطل میں امتیاز کیجیئے۔

دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مقتدا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے شاگرد رشید مولوی حسین صاحب ساکن واں

بھچراں ضلع میانوالی اور ان کے شاگرد و بعض دیگر علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے کاموں کا علم پہلے سے نہیں ہوتا بلکہ بندوں کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کو ان کے کاموں کا علم ہوتا ہے۔ دیکھئے مولوی حسین علی صاحب اپنی تفسیر بلغۃ الحیران مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور بار اوّل صفحہ ۱۵۷، ۱۵۸ پر ارقام فرماتے ہیں۔

"اور انسان خود مختار ہے اچھے کام کریں یا نہ کریں"

اور اللہ کو پہلے سے کوئی علم بھی نہیں ہوتا کہ کیا کریں گے۔ بلکہ اللہ کو انکے کرنے کے بعد معلوم ہوگا۔ اور آیات قرآنی جیسا کہ فَلَیَعْلَمَنَّ الَّذِیْنَ وغیرہ بھی اور احادیث کے الفاظ بھی اس مذہب پر منطبق ہیں۔

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنّت کے نزدیک علم الٰہی کا منکر خارج از اسلام ہے دیکھئے شرح اکبر صفحہ ۲۰۱:

مَنِ اعْتَقَدَ اَنَّ اللّٰہَ لَا یَعْلَمُ الْاَشْیَاءَ قَبْلَ وُقُوْعِہَا فَھُوَ کَافِرٌ وَاِنْ عُدَّ قَائِلُہٗ مِنْ اَھْلِ الْبِدْعَۃِ۔ ترجمہ (جس شخص کا یہ اعتقاد ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی چیز کو اس کے واقع ہونے سے پہلے نہیں جانتا وہ کافر ہے۔ اگرچہ اس کا قائل اہل بدعت سے شمار کیا گیا ہو)

آیہ کریمہ لَیَعْلَمَنَّ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور اس قسم کی دیگر آیات و احادیث میں مجاہدین و غیر مجاہدین مومنین و منافقین کا امتیاز باہمی مراد ہے اور معنیٰ یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے منافقین کو مومنین سے اور غیر مجاہدین کو مجاہدین سے ابھی تک جدا نہیں کیا آئندہ (علم الٰہی کے مطابق) انہیں الگ کر دیا جائے گا۔ یہاں "علم" سے "تمیز" مُراد ہے۔ فلیعلمن اللّٰہ بمنزلہ فلیمیز اللّٰہ کے ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ کے قول "لیمیز اللّٰہ الخبیث من الطیب" میں خبیث کا طیب سے جُدا ہونا منصوص ہے۔ ایسے ہی ان آیات میں (جنہیں مولوی حسین علی نے نفی علم الٰہی کی دلیل سمجھا ہے) مومنین و منافقین اور مجاہدین و غیر مجاہدین کا ایک دوسرے سے الگ ہونا مذکور ہے۔ دیکھئے بخاری شریف جلد ثانی صفحہ ۷۰۳ پر مرقوم ہے
ولیعلمن اللّٰہ علم اللّٰہ ذلک انما ھی بمنزلۃ فلیمیز اللّٰہ کقولہ لیمیز اللّٰہ الخبیث انتھٰی

اسی تفسیر کے صفحہ ۱۵۸ پر آخری سطر یہ ہے۔ ملاحظہ فرمایئے: یہ تقریریں جو آگے آتی ہیں

کہ معاذ اللہ خدائے علیم و خبیر کو ان کا علم نہیں۔ اللہ تعالیٰ تو ہر چیز کو جانتا ہے۔ ؎

دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے حق میں کذب کے قائل ہیں دیکھئے ضمیمہ براہین قاطعہ مطبوعہ ساڈھورہ ص ۲۷۲

" الحاصل امکان کذب سے مراد دخول کذب تحت قدرت باری تعالیٰ"

اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاوی رشیدیہ جلد اول ص۱۹ پر تحریر فرماتے ہیں؛

" پس مذہب جمیع محققین اہل اسلام و صوفیائے کرام و علمائے عظام کا اس مسئلہ میں یہ ہے کہ کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ ہے"۔ اھ

اہلسنت کا مذہب

اہلسنّت کہتے ہیں کہ کذب کے تحت قدرت باری تعالیٰ ہونے سے بندوں کے جھوٹ کی تخلیق اور اس کے باقی رکھنے یا نہ رکھنے پر قدرت خداوندی کا ہونا مراد ہے یا یہ مقصد ہے کہ اللہ تعالیٰ بذات خود صفت کذب سے متصف ہو سکتا ہے۔ اگر پہلی شق مراد ہے تو اس میں آج تک کسی سنّی نے اختلاف نہیں کیا۔ پھر یہ کہنا کہ امکان کذب کے مسئلہ میں شروع سے اختلاف رہا ہے۔ باطل محض اور جہالت و ضلالت ہے اور اگر دوسری شق مراد ہو تو اس سے بڑھ کر شان الوہیت میں کیا گستاخی ہو سکتی ہے کہ معاذ اللہ اللہ تعالیٰ کے متصف بالکذب ہونے کو ممکن قرار دیا جائے۔ اہل سُنّت کے نزدیک ایسا عقیدہ کفر خالص ہے۔ اعاذنا اللہ منہا۔

دیوبندیوں کا مذہب

کبراء علماء دیوبند کا مسلک یہ ہے کہ قرآن کریم نے کفار کو اپنی فصاحت و بلاغت سے عاجز

؎ اس مقام پر یہ کہنا کہ اس عبارت میں مولوی حسین علی صاحب نے اپنا مذہب بیان نہیں بلکہ معتزلہ کا مذہب نقل کیا ہے انتہائی مضحکہ خیز ہے اس لئے کہ جب مولوی صاحب مذکور نے قرآن و حدیث کو اس مذہب پر منطبق مانا تو اس کی حقانیت کو تسلیم کر لیا خواہ وہ معتزلہ کا مذہب ہو۔ اگر دوسرے کا قرآن و حدیث جس پر منطبق ہے اس کا انکار کیونکر ہو سکتا ہے۔

نہیں کیا تھا اور فصاحت و بلاغت سے عاجز کرنا علماء دیوبند کے نزدیک کوئی کمال بھی نہیں۔ چنانچہ مولوی حسین علی صاحب تلمیذ رشید مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی اپنی کتاب بلغۃ الحیران مطبوعہ حمایت اسلام پریس لاہور (طبع اول) میں صفحہ ۱۲ پر لکھتے ہیں، "یہ خیال کرنا چاہیئے کہ کفار کو عاجز کرنا کوئی فصاحت و بلاغت سے نہ تھا۔ کیونکہ قرآن خاص واسطے کفار فصحاء بلغاء کے نہیں آیا تھا اور یہ کمال بھی نہیں"

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنّت کا عقیدہ ہے کہ قرآن کریم نے یقیناً اپنی فصاحت و بلاغت سے کفار فصحاء عرب کو عاجز کیا تھا اور قرآن کی یہ شان اعجاز قیامت تک باقی رہے گی۔ جو شخص اس اعجاز قرآنی کا منکر ہے اور قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت کو کمال نہیں سمجھتا وہ دشمن قرآن ملحد و بے دین خارج از اسلام ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک شیطان اور ملک الموت کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے اور شیطان اور ملک الموت کے لئے محیط زمین کی وسعت علم دلیل شرعی سے ثابت ہے اور فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس علم کا ثابت کرنا شرک ہے دیکھئے براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی مصدقہ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی مطبوعہ ساڈھورہ صفحہ ۵۱۔

" الحاصل غور کرنا چاہیئے کہ شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علم محیط زمین کا فخر عالم کو خلاف نصوص قطعیہ کے بلا دلیل محض قیاس فاسدہ سے ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی کہ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے۔

اسی براہین قاطعہ کے ص۵۲ پر ہے۔

" اعلیٰ علیین میں روح مبارک علیہ السلام کی تشریف رکھنا اور ملک الموت سے

افضل ہونے کی وجہ سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ علم آپ کا ان امور میں ملک الموت کے برابر بھی ہو چہ جائیکہ زیادہ۔“

اہلسنت کا مذہب

اہل سنّت کا مذہب یہ ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلّم کے مقابلے میں شیطان کے لئے محیط زمین کا علم ثابت کرنا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ذات اقدس سے اس کی نفی کرنا بارگاہ رسالت کی سخت توہین ہے۔

اہل سنّت کے نزدیک، شیطان و ملک الموت کے محیط زمین کے علم پر قرآن و حدیث میں کوئی نص وارد نہیں ہوئی۔ جو شخص نص کا دعویٰ کرتا ہے وہ قرآن و حدیث پر نہایت ہی ناپاک بہتان باندھتا ہے۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے علم کو نصوص قطعیہ کے خلاف کہنا بھی قرآن و حدیث پر افتراء عظیم ہے۔ قرآن و حدیث میں کوئی ایسی نص وارد نہیں ہوئی جس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے حق میں محیط زمین کے علم کی نفی ہوتی ہو، بلکہ قرآن و حدیث کے بے شمار نصوص سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے لئے ہر چیز کا علم ثابت ہے۔

اہل سنّت کا مسلک ہے کہ کسی مخلوق کے مقابلے میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کیلئے علم کی کمی ثابت کرنا حضور کی شان اقدس میں بدترین گستاخی ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ کو نہ اپنی عاقبت کا علم ہے، نہ دیوار کے پیچھے حضور جانتے ہیں۔ اسی براہین قاطعہ کے صہ ۵۱ پر ہے۔

”خود فخر عالم علیہ السلام فرماتے ہیں: واللہ لا ادری ما یفعل بی ولا بکم۔ اور شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ ”مجھ کو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہیں“۔

اہلسنت کا مذہب

اہلسنّت کا مسلک یہ ہے کہ رسول اللہ علیہ وآلہ وسلّم صرف اپنی ہی نہیں بلکہ تمام مومنین و کفار کی بھی عاقبت کا حال جانتے ہیں اور زمین و آسمان کا کوئی گوشہ نگاہ رسالت سے مخفی نہیں۔

واللہ لا ادری والی حدیث سے رسول اللہ علیہ وسلّم کے اپنے اور دوسروں کے انجام کار سے لاعلم ہونے پر استدلال کرنا انتہائی مضحکہ خیز ہے کیا قرآن کریم میں حضور

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے لئے

عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا اور —

وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی وارد نہیں ہوا اور کیا مومنین کے حق میں لِیُدْخِلَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْہَا (الآیۃ)

قرآن مجید میں موجود نہیں، پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ حضور کے علم کی نفی کس بنا پر کی جاتی ہے۔ حدیث لا ادری کے معنی صرف یہ ہیں کہ میں بغیر تعلیم خداوندی کے محض اٹکل سے نہیں جانتا کہ میرے اور تمہارے ساتھ کیا ہوگا۔ وہ حدیث جو بحوالہ روایت شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیش کی گئی ہے۔ اس کے متعلق پہلے تو یہ عرض ہے کہ شیخ عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اگر اس حدیث کو لکھا ہے۔ تو وہ بطور نقل و حکایت کے تحریر فرمایا ہے۔ اس روایت کہنا اپنی جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ پھر لطف یہ کہ یہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب مدارج النبوۃ میں اس روایت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

”جوابش آنست کہ ایں سخن اصلی ندارد و روایتی بداں صحیح نشدہ“۔

ایسی بے اصل روایتوں سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے کمالات علمی کا انکار کرنا اہلسنّت کے نزدیک بدترین جہالت ضلالت ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی مولوی صاحبان کے مقتداء مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے علم غیب کو زید و عمر، بچوں، پاگلوں بلکہ تمام حیوانوں اور جانوروں کے علم سے تشبیہ دینا۔

ملاحظہ فرمائیے۔ حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب تھانوی ص ۸:

”پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل غیب، اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کے لئے بھی حاصل ہے“۔

اہلسنّت کا مذہب اہل سنّت کا عقیدہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم تمام کائنات کے علم سے ممتاز ہے اور اس قسم کی تشبیہ شانِ نبوّت کی شدید ترین توہین وتنقیص ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب حضرات علماءِ دیوبند کے نزدیک نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا خیال مبارک دل میں لانا بیل اور گدھے کے تصوّر میں غرق ہو جانے سے بدرجہا بدتر ہے

دیکھئے علماءِ دیوبند کی مسلمہ ومصدقہ کتاب "صراط مستقیم" ص۸۶ مطبوعہ مجتبائی دہلی:

"از وسوسۂ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ وامثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ از استغراق درصورت گاؤ خر خود است"

اہلسنّت کا مذہب اہل سنّت کے مسلک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا خیال مُبارک تکمیل نماز کا موقوف علیہ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی صورت کریمہ کو دل میں حاضر کرنا مقصدِ عبادت کے حصول کا ذریعہ اور وسیلۂ عظمیٰ ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا خیال مُبارک دل میں لانے کو گائے بیل کے تصوّر میں غرق ہو جانے سے بدتر کہنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی وہ توہین شدید ہے جس کے تصوّر سے مومن کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اہلسنّت ایسا کہنے والے کو جہنمی اور ملعون

دیوبندیوں کا مذہب دیوبند کے مقتدر علماء کے نزدیک لفظ رحمۃ اللعالمین رسول اللہ صلی اللہ وسلم کی صفت خاصہ نہیں، فتاویٰ رشیدیہ حصّہ دوم صہ۹ پر تحریر فرماتے ہیں۔

استفتاء: کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ لفظ رحمۃ للعالمین مخصوص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم سے ہے یا ہر شخص کو کہہ سکتے ہیں؟

الجواب: لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ علیہ وسلّم کی نہیں ہے۔

اہلسنّت کا مذہب اہلسنّت کے نزدیک رحمۃ اللعلمین خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا وصف جمیل ہے اس میں دوسرے کو

شریک کرنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کی شان کو گھٹانا ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب علماءِ دیوبند کے نزدیک قرآن کریم میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی مُراد لینا عوام کا خیال ہے۔

ملاحظہ فرمایئے تحذیر الناس صہ۳ مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند:

بعد حمد وصلوٰۃ کے قبل عرض جواب یہ گزارش ہے کہ اوّل معنی خاتم النبیین کرنے چاہئیں تاکہ فہم جواب میں کچھ دقت نہ ہو۔ سو عوام کے خیال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابق کے بعد ہے اور آپ سب میں آخری نبی ہیں۔ مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبین فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے۔

اہلسنّت کا مذہب اہلسُنّت کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن کریم میں جو لفظ خاتم النبیین وارد ہوا ہے۔

اس کے معنی منقول متواتر آخر النبیین ہی ہیں۔ جو شخص اس کو عوام کا خیال قرار دیتا ہے وہ قرآن کریم کے معنی منقول متواتر کا منکر ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ اگر بالفرض زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی حضور کی خاتمیت میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ دیکھئے اسی تحذیر الناس کے صفحہ ۲۸ پر مرقوم ہے:

"اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلّم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیّت محمّدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین میں یا فرض کیجئے اسی زمین میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے"

اہلسنّت کا مذہب یہ ہے کہ اگر بفرض محال بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کوئی نبی پیدا ہو تو خاتمیت محمدی میں ضرور فرق آئے گا جیسا کہ بفرض محال دوسرا الٰہ پایا جائے تو اللہ تعالیٰ کی توحید میں ضرور فرق آئے گا جو شخص اس فرق کا منکر ہے وہ نہ توحید باری کو سمجھا یا نہ ختم نبوت پر ایمان لایا۔

دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو اُردو زبان کا علم اس وقت حاصل ہوا۔ جب حضور کا معاملہ علماء دیوبند سے ہو گیا۔ اس سے پہلے حضور اُردو زبان نہ جانتے تھے۔

دیکھئے براہین قاطعہ میں مولوی خلیل احمد صاحب انبیٹھوی صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں۔

"مدرسہ دیوبند کی عظمت حق تعالیٰ کی بارگاہ میں بہت ہے کہ صدہا عالم یہاں سے پڑھ کر گئے اور خلق کثیر کو ظلمات وضلالت سے نکالا۔ یہی سبب ہے کہ ایک صالح فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے تو آپ کو اُردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آگئی آپ تو عربی ہیں۔ فرمایا کہ جب سے علماء مدرسہ دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آگئی۔ سبحان اللہ اس سے رتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا۔"

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنّت کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم اوّل امر سے ہر زبان کے عالم ہیں۔ جو شخص حضور کے لئے کسی زبان کے علم کو اس اہل زبان سے معاملہ ہونے کے بعد ثابت کرے اور اس کا مسلک یہ ہو کہ حضور کو یہ زبان اس وقت آگئی جب اس زبان والوں سے حضور کا معاملہ ہوا یعنی اس سے پہلے حضور علیہ الصلوٰۃ والسّلام اس زبان کے عالم نہ تھے۔ وہ شخص کمالات رسالت

دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کو ایسی خوابیں نظر آتی ہیں۔ جن میں وہ (معاذ اللہ) رسول اللہ علیہ وسلّم کو گرتا ہوا دیکھتے ہیں اور پھر حضور کو گرنے سے روکتے اور بچاتے ہیں۔ دلیل کے طور پر مولوی حسین علی صاحب شاگرد رشید مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ارشاد بلغۃ الحیران ص ۸ پر دیکھئے:

"ورأیت انه یسقط فامسکته واعصمته من السقوط۔"

ترجمہ: (اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم کو دیکھا کہ حضور گر رہے ہیں، تو میں نے حضور کو روکا اور گرنے سے بچا لیا)

اہل سنّت کا مسلک ہے کہ ذات جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھ کر حضور کے علاوہ کوئی

دوسری چیز مراد نہیں لیجا سکتی جس نے حضور کو دیکھا اس نے لاریب حضور ہی کو دیکھا۔ ایسی صورت میں جو شخص یہ کہے کہ (معاذ اللہ) میں نے حضور ﷺ کو گرتا ہوا دیکھ کر حضور کو گرنے سے بچا لیا۔ وہ بارگاہ رسالت میں دریدہ دہن نہایت گستاخ ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے مقتداء مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے نہ صرف خواب بلکہ بیداری کی حالت میں بھی لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللّٰھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی پڑھنے کو متبع سنّت ہونے کا اشارۂ غیبی قرار دے کر پڑھنے والے کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ دیکھئے روئداد مناظرہ" گیا "الفرقان جلد ۳ نمبر ۱۲ کے صفحہ ۵، پر دیوبندی حضرات کے مایۂ ناز مناظر مولوی منظور احمد صاحب سنبھلی نعمانی تحریر فرماتے ہیں:

یہ پنجاب کے رہنے والے ہیں انہوں نے مولانا تھانوی کو ایک طویل خط لکھا ہے۔ اخیر میں اپنے خواب کا واقعہ ان الفاظ میں لکھتے ہیں۔

"کچھ عرصہ کے بعد خواب دیکھتا ہوں کہ کلمہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا ہوں۔ لیکن محمد رسول اللہ کی جگہ حضور کا نام لیتا ہوں۔ اتنے میں دل کے اندر خیال پیدا ہوا کہ تجھ سے غلطی ہوئی کلمہ شریف کے پڑھنے میں اس کو صحیح پڑھنا چاہیئے۔ اس خیال سے دوبارہ کلمہ شریف پڑھتا ہوں۔ دل پر تو یہ ہے کہ صحیح پڑھا جائے۔ لیکن زبان سے بے ساختہ بجائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے نام کے اشرف علی نکل جاتا ہے۔ حالانکہ مجھ کو اس بات کا علم ہے کہ اس طرح درست نہیں۔ لیکن بے اختیار زبان سے یہی کلمہ نکلتا ہے۔ دو تین بار جب یہی صورت ہوئی تو حضور کو اپنے سامنے دیکھتا ہوں۔ اور بھی چند شخص حضور کے پاس تھے۔ لیکن اتنے میں میری یہ حالت ہو گئی کہ میں کھڑا کھڑا بوجہ اس کے کہ رقت طاری ہو گئی، زمین پر گر پڑا اور نہایت زور کے ساتھ ایک چیخ ماری اور مجھ کو معلوم ہوتا تھا کہ میرے اندر کوئی طاقت باقی نہیں رہی اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہو گیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بدستور تھا۔ لیکن جب حالت بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر خیال آیا تو اس بات کا ارادہ

ہوا کہ اس خیال کو دل سے دور کیا جائے۔ اس واسطے کہ پھر کوئی ایسی غلطی نہ ہو جائے بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھتا ہوں۔ لیکن پھر بھی یہ کہتا ہوں اللھم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی حالانکہ اب بیدار ہوں خواب میں نہیں لیکن بے اختیار ہوں مجبور ہوں زبان اپنے قابو میں نہیں اس خط میں جو لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی پڑھنے کا واقعہ لکھا ہوا ہے اس کے جواب میں مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے جو عبارت لکھی وہ ہم اسی رُوئداد مناظرہ گیا سے نقل کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیے روئداد مناظرہ گیا ص ۸۷۔ اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنّت ہے۔

اہلسنّت کا مذہب

اہل سُنّت کے نزدیک لا الہ الا اللہ اشرف علی رسول اللہ اور اللھم صلی علی سیدنا و نبینا و مولانا اشرف علی کے خبیث اور ناپاک الفاظ کلمات کفر ہیں۔ خواب یا بیداری میں یہ الفاظ پڑھنا پڑھنے والے کے مغضوب الٰہی ہونے کی دلیل ہے۔ جو شخص بے اختیار ان کو ادا کرتا ہے۔ وہ غلبۂ شیطانی سے مغلوب ہو کر بے اختیار ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف اس سلب اختیار کی نسبت کرنا اور یہ سمجھنا کہ اللہ تعالیٰ نے اشرف علی تھانوی کے متبع سُنّت ہونے کی طرف اشارہ کرنے کے لئے اس کے اختیار کو سلب کر لیا تھا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ کلمات کفریہ اس کی زبان پر جاری کرائے گئے تھے۔ مزید غضب الٰہی اور عذاب خداوندی کا موجب ہے۔ سبحانک ھذا بہتان عظیم۔ اہلسنّت کے نزدیک حالت مذکورہ اغواء اور اضلال شیطان سے ہے جس سے توبہ کرنا فرض ہے۔ اگر خدانخواستہ قائل ایسی حالت میں توبہ سے پہلے مر جائے تو ناری جہنمی قرار پائے گا۔

دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے پیشوا مولوی حسین علی صاحب ساکن واں بھچراں ضلع میانوالی کے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مطلقہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے بغیر عدت گزارے نکاح کر لیا۔ بلغۃ الحیران ص ۲۶۷ پر ہے۔

”اور قبل الدخول طلاق دو تو اس عورت پر عدت لازم نہ ہوگی۔ چنانکہ زینب کو

طلاق قبل الدخول دی گئی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اس سے بلا عدت نکاح کر لیا“

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنّت کے مذہب میں یہ کہنا حضور صلی اللہ علیہ وسلّم پر افتراء ہے کہ حضور نے عدّت گزرنے سے پہلے حضرت زینب سے نکاح کر لیا۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور علیہ السّلام نے ان کی عدّت گزرنے سے پہلے پیغام نکاح تک نہیں بھیجا۔ جیسا کہ مسلم شریف جلد اوّل ص ۴۶۰ پر حدیث وارد ہے:

لما انقضت عدۃ زینب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لزید فاذکرھا علی الحدیث۔

یعنی جب حضرت زینب رضی اللہ عنہا کی عدّت پوری ہو گئی تو رسول اللہ صلی اللہ وسلّم نے حضرت زید سے فرمایا کہ ”تم زینب کو میری طرف سے نکاح کا پیغام دو“۔ لہٰذا جو شخص حضور پر یہ افترا کرتا ہے۔ وہ بارگاہِ رسالت کا سخت ترین دشمن اور بدترین گستاخ ہے

دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی تعظیم بڑے بھائی کی سی کرنی چاہیئے۔ تقویۃ الایمان کے صفحہ نمبر ۲۲ پر ہے:

”سب انسان آپس میں بھائی ہیں۔ جو بڑا بزرگ ہو۔ وہ بڑا بھائی ہے۔ سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے“۔

اہل سنّت کا مذہب

اہل سنّت کے مذہب میں جس طرح تمام حضرات انبیاءؑ علیہم السّلام اپنی اُمتوں کے روحانی باپ ہیں۔ اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کو امہات المومنین فرمایا۔ لہٰذا حضرات انبیاء علیہم السّلام بالخصوص حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی تعظیم و تکریم ان کی نبوّت و رسالت اور ابوۃ روحانیہ کے موافق کی جاوے گی۔ بڑے بھائی کی طرح ان کی تعظیم کرنا، ان کی شان کو گھٹانا اور ان کے حق میں بدترین قسم کی توہین و تنقیص کا مرتکب ہونا ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلّم کے متعلق مولوی اسمٰعیل صاحب دہلوی مصنف تقویۃ الایمان کا عقیدہ یہ ہے کہ معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم مر کر مٹی میں مل گئے۔ ملاحظہ فرمایئے۔ تقویۃ الایمان ص۳۴ پر مرقوم ہے،

یعنی میں بھی ایک دن مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنّت کے نزدیک انبیاء علیہم باوجود موت عادی طاری ہونے کے حیات حقیقی کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں۔ ان کے اجسام کریمہ صحیح وسالم رہتے ہیں۔

حدیث شریف میں وارد ہے:

"اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَی الْاَرْضِ اَنْ تَاکُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِیَاءِ فَنَبِیُّ اللّٰہِ حَیٌّ یُرْزَقُ"

(مشکوٰۃ جلد اوّل صفحہ ۱۲۱)

لہٰذا حضور سید عالم صلی اللہ وآلہٖ وسلّم کے حق میں یہ اعتقاد رکھنا کہ معاذ اللہ حضور مر کر مٹی میں مل گئے۔ صریح گمراہی ہے اور حضور کی طرف منسوب کرکے یہ کہنا کہ معاذ اللہ میں مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم پر افتراء محض اور شان اقدس میں توہین صریح ہے۔ (العیاذ باللہ)

دیوبندیوں کا مذہب

مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کے نزدیک جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلّم متصف بحیات بالذات ہیں بالکل اسی طرح معاذ اللہ دجال بھی متصف بحیات بالذات ہے۔ اور جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی آنکھ سوتی تھی دل نہیں سوتا تھا اسی طرح دجال کی بھی آنکھ سوتی ہے دل نہیں سوتا۔

ملاحظہ فرمایئے مولوی صاحب مذکور اپنی کتاب آب حیات مطبع قدیمی واقع دہلی ص۱۶۹ پر لکھتے ہیں:

"چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کا کلام اس ہیچمدان کی تصدیق کرتا ہے۔ فرماتے ہیں۔ تنام عیناي ولا ینام قلبي اور کہا تھا لیکن اس قیاس پر دجال کا حال بھی یہی ہونا

چاہیئے۔ اس لئے کہ جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم بوجہ منشائیت ارواح مومنین جس کی تحقیق سے ہم فارغ ہو چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوئے ایسے ہی دجال بھی بوجہ منشائیت ارواح کفار جس کی طرف ہم اشارہ کر چکے ہیں متصف بحیات بالذات ہوگا۔ اور اس وجہ سے اس کی حیات قابل انفکاک نہ ہوگی۔ اور موت و نوم میں استتار ہوگا۔ انقطاع نہ ہوگا اور شاید یہی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ ابن صیاد جس کے دجال ہونے کا صحابہ کو ایسا یقین تھا کہ قسم کھا بیٹھے تھے اپنی نوم کا وہی حال بیان کرتا ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم نے اپنی نسبت ارشاد فرمایا یعنی بشہادت احادیث وہ بھی یہی کہتا تھا کہ "تنام عینی ولا ینام قلبی"۔

اہل سنّت کا مذہب

اہل سنّت کے عقیدے میں حضور صلی اللہ وسلّم کا متصف بحیات بالذات ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کا ایسا کمال ہے۔ جو حضور علیہ السّلام کے سوا کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہے۔ چہ جائیکہ دجال لعین کے لئے ثابت ہو۔

اہل سنّت تمام انبیاء علیہم السّلام کی حیات کے قائل ہیں۔ مگر بالذات حیات سے متصف ہونا حضور صلی اللہ علیہ وسلّم ہی کی شان ہے۔ اسی طرح آنکھ کا سونا اور دل کا نہ سونا بھی ایسی صفت ہے جو انبیاء علیہم السّلام کے سوا کسی دوسرے کے لئے کسی دلیل شرعی سے ثابت نہیں۔ چہ جائیکہ قول دجال کو دلیل شرعی تسلیم کرتے ہوئے اس کے لئے بھی یہ وصف نبوت ثابت کر دیا جائے۔

اہلسنّت کے مسلک میں اسلام حیات اور کفر موت ہے۔ اس لئے دجال کو اگر منشاء ارواح کفار مانا جائے تو وہ منبع کفر ہونے کی وجہ سے متصف بممات بالذات ہوگا۔ الحاصل حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کے خصوصی اوصاف دجال کیلئے ثابت کرنا معاذ اللہ تنقیص شان نبوت ہے

دیوبندیوں کا مذہب

نمبر ا تقویۃ الایمان میں مولوی اسماعیل صاحب دہلوی نے ص۹ پر لکھا ہے۔

"اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اور اس سے نہ ڈر۔"

۲۔ تقویۃ الایمان کے ص۱۰ پر تحریر کیا:

"ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہئے کہ اپنے ہر کاموں پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام۔ جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے۔ دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر۔"

۳۔ تقویۃ الایمان ص۱۷ پر تحریر ہے۔

"اس کے دربار میں ان کا تو یہ حال ہے کہ جب وہ کچھ حکم فرماتا ہے تو وہ سب رعب میں آکر بے حواس ہو جاتے ہیں۔"

۴۔ تقویۃ الایمان ص۱۶ پر لکھتے ہیں:

اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی جن اور فرشتے، جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برابر پیدا کر ڈالے۔"

۵۔ تقویۃ الایمان کے ص۲۲ پر ہے:

"جن کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں۔"

۶۔ تقویۃ الایمان کے ص۲۲ پر ہے:

"رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔"

اہل سنت کا مذہب

اہلسنت کے نزدیک اللہ کے سوا کسی کو نہ ماننا یعنی یہ عقیدہ رکھنا کہ صرف اللہ پر ایمان لانا چاہئے اور کسی اور کسی پر ایمان لانا جائز نہیں کفر خالص ہے۔ دیکھئے تمام امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ جب تک اللہ، ملائکہ آسمانی کتابوں اللہ کے تمام رسولوں، یوم آخرت اور خیر و شر کے منجانب اللہ مقدر ہونے اور مرنے کے بعد اٹھنے پر ایمان نہ لائے۔ اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا۔

ہر سنی مسلمان کا عقیدہ ہے کہ ہمارے تمام کاموں میں متصرف حقیقی صرف اللہ

تعالیٰ ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نبیوں، رسولوں اور اس کے مقرب بندوں سے ہمارا کوئی کام ہی نہ ہو۔ کتاب و سنت میں بے شمار نصوص وارد ہیں جن کا مفاد یہ ہے کہ ہمیں اپنے کاموں میں محبوبان خداوندی کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ (الآیہ) پارہ نمبر ۵ رکوع نمبر ۶

"کاش وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا آپ کے پاس آجاتے۔"

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (الآیہ) (پ۱۴ رکوع ۱۲)

"اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے دریافت کر لو۔"

دیکھئے ان دونوں آیتوں میں اللہ تعالیٰ نے اپنے مقرب بندوں سے ہمارا کام وابستہ فرمایا ہے یا نہیں؟ اس عبارت میں جو تمام ماسوی اللہ کو چوہڑا چمار سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اہلسنت کے نزدیک یہ مقربین بارگاہِ ایزدی کی شان میں بدترین گستاخی ہے نعوذ باللہ من ذالک

۳۔ اہلسنت کے نزدیک انبیاء کرام یا ملائکہ مقربین پر خوف و خشیت الٰہی کا طاری ہونا تو حق ہے۔ مگر انہیں بے حواس کہنا ان کی شان میں بے باکی اور گستاخی ہے۔ العیاذ باللہ

۴۔ اہلسنت کے نزدیک حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل و نظیر کے پیدا کرنے سے قدرت و مشیت ایزدی کا متعلق ہونا محال عقلی ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدائش میں تمام انبیاء سے حقیقتاً اول ہیں اور بعثت میں تمام انبیاء سے آخر اور خاتم النبیین ہیں۔ ظاہر ہے کہ جس طرح اول حقیقی میں تعدد محال بالذات ہے اسی طرح خاتم النبیین میں بھی تعدد ممتنع بالذات ہے اور اس بنا پر قدرت و مشیت خداوندی کا ناقص ہونا لازم نہیں آتا۔ بلکہ اسی امر محال کا قبیح و مذموم ہونا ثابت ہوتا ہے کہ وہ اس بات کی صلاحیت ہی نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت و مشیت اس سے متعلق ہو سکے۔

۵۔ اہلسنت کا مذہب ہے کہ ملک و اختیار بالاستقلال تو خاصہ خداوندی ہے اللہ

ملک و اختیار ذاتی کسی فرد مخلوق کے لئے ثابت نہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا اختیار اور اس کی عطا کی ہوئی ملک عام انسانوں کے لئے دلائل شرعیہ سے ثابت ہے اور یہ ایسی روشن اور بدیہی بات ہے کہ جس کے تسلیم کرنے میں کوئی مخبوط الحواس بھی تامّل نہیں کر سکتا۔ چہ جائیکہ سمجھ دار آدمی اس کا انکار کرے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے حق میں علی الاطلاق یہ کہہ دینا کہ وہ کسی چیز کے مالک مختار نہیں۔ شان اقدس میں صریح توہین ہے اور ان تمام نصوص شرعیہ اور ادلہ قطعیہ کے قطعاً خلاف ہے۔ جن سے حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ملک اور اختیار ثابت ہوتا ہے۔

۶۔ اہلسنت کا مسلک یہ ہے کہ مقربین بارگاہ ایزدی عبودیت کے اس بلند مقام پر ہوتے ہیں کہ ان کی ذوات قدسیہ مظہر صفات ربانی ہو جاتی ہیں اور بمقتضائے حدیث قدسی بی یسمع و بی یبصر ان کا دیکھنا۔ سننا، چلنا پھرنا، ارادہ و مشیّت سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ وہ میدان تسلیم و رضا کے مرد ہوتے ہیں۔ ان کا چاہنا اللہ کا چاہنا اور ان کا ارادہ اللہ کا ارادہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں حضور سید المقربین نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کے حق میں یہ کہنا کہ "رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا" عظمت شان رسالت کے منافی ہے بلکہ مقام نبوت کی توہین تنقیص ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم صفات الٰہیہ کا مظہر اتم ہیں۔ اور ان کی مشیت، مشیت ایزدی کا ظہور ہے۔ تو اس کا پورا نہ ہونا معاذ اللہ مشیت خداوندی کی ناکامی ہوگی یہی توہین نبوت اور کفر خالص ہے اور کمالات انبیاء علیہم السّلام کی تنقیص اس لئے کفر ہے کہ کمالات نبوت قطعاً صفات الٰہیہ کا ظہور ہوتے ہیں۔

دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے مذہب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلّم کی تعریف بشر کی سی کی جائے۔ بلکہ اس میں بھی اختصار کیا جائے۔ تقویۃ الایمان کے صہ ۳۵ پر لکھا ہے۔

"یعنی کسی بزرگ کی تعریف میں زبان سنبھال کر بولو اور جو بشر کی سی تعریف ہو وہی کرو سو اس میں بھی اختصار ہی کرو۔"

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنّت کے نزدیک ہر بزرگ کی تعریف اس کی شان اور مرتبہ کے لائق کی جائے گی۔ حتیٰ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی تعریف بشر کی سی ہونا تو درکنار ملائکہ مقربین سے بھی زیادہ ہوگی۔ کیونکہ حضور صلی اللہ وسلّم کا مرتبہ ان سے بلند و بالا ہے۔

دیوبندی علماء کے مذہب میں انبیاء، رسل ملائکہ معاذ اللہ سب ناکارے ہیں۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۱۵، ۱۶ پر لکھا دیا ہے۔

"اللہ جیسے زبردست کے ہوتے ہوئے ایسے عاجز لوگوں کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگوں کو ثابت کیجئے۔"

اہل سنت کا مذہب

اہلسنّت کے نزدیک محبوبان خداوندی انبیاء کرام، رسل، ملائکہ عظام کے حق میں لفظ "ناکارہ" بولنا ان کی شان میں بیہودہ گوئی اور دریدہ دہنی ہے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک

علماء دیوبند کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی بڑی مخلوق انبیاء و رسل کرام علیہم السّلام کی شان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں معاذ اللہ چوہڑے چمار سے بھی گری ہوئی ہے۔

تقویۃ الایمان کے صہ ۸ پر تحریر ہے۔

"اور یہ یقین جان لینا چاہئے کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔"

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنّت کے مذہب میں یہ عبارت حضرات انبیاء کرام و اولیائے عظام کی سخت ترین توہین کا نمونہ ہے۔ ہر چھوٹی اور بڑی مخلوق کے معنی رسل کرام اور اولیاء عظام کا ہونا متعین ہو گیا کیونکہ چھوٹی مخلوق کے لفظ سے چھوٹے مرتبہ کی کل مخلوقات عامہ اور "بڑی"

مخلوق" کے لفظ سے بڑے مرتبہ خاص کی کل مخلوق کے معنی بغیر تاویل و تامل کے ہر شخص کی سمجھ میں آتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ بڑے مرتبہ کی خاص مخلوق انبیاء علیہم السّلام، ملائکہ کرام اور اولیاء کرام ہی ہیں۔ اب انہیں بارگاہِ خداوندی میں معاذ اللہ چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل کہنا جس قسم کی شدید توہین ہے۔ محتاج تشریح نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے مقرب بندوں کو "عباد مکرمون" اور "کان عند اللہ وجیہا"، فرما کر انہیں اپنی بارگاہ میں بڑی عزت و بزرگی والا اور ذی وجاہت فرمایا ہے۔ نیز اپنے پاک بندوں کو منعم علیہم قرار دیکر اور "ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم" فرما کر ان کی شان بڑھائی ہے۔ لیکن اس کے بالمقابل دیوبندی علماء خصوصًا صاحب تقویۃ الایمان نے انہیں چوہڑے چمار سے زیادہ ذلیل قرار دیکر ان کی توہین و تنقیص کی ہے۔ اہل سنّت اس عبارت کو گندگی اور نجاست تصور کرتے ہیں اور ایسے عقیدہ کو کفر خالص سمجھتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ۔

دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیوبند کے نزدیک معاذ اللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلّم ایک گنوار کی بات سن کر بے حواس ہو گئے اسی تقویۃ الایمان کے ص۳۱ پر لکھا ہے:

"سبحان اللہ اشرف المخلوقات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی تو اس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ ایک گنوار کے منہ سے اتنی بات سنتے ہی مارے دہشت کے بے حواس ہو گئے۔"

اہلسنّت کا مذہب

اہل سُنّت کا مذہب یہ ہے کہ انبیاء علیہم السّلام کے حواس تمام انسانوں کے حواس سے اقویٰ اور اعلیٰ ہیں سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلّم کے حق میں یہ کہنا کہ حضور ایک گنوار کی بات سُن کر بے حواس ہو گئے۔ سخت ترین توہین و تنقیص ہے بارگاہِ نبوت میں

دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے مذہب میں فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا جائز ہے۔ مولوی حسین علی ساکن واں بھچراں اپنی تفسیر بلغۃ الحیران کے صفحہ ۴۳ پر فرماتے ہیں:

"اور طاغوت کا معنی لحلما عبد من دون اللہ فہو الطاغوت اس معنی بموجب جن اور ملائکہ اور رسولوں کو طاغوت بولنا جائز ہوگا۔"

اہل سنّت کا مذہب

اہلسنّت کے نزدیک فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا ان کی سخت توہین ہے اور ملائکہ و رسل کرام کی توہین کرنے والا خارج از اسلام ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کا مذہب یہ ہے کہ صریح جھوٹ کی ہر قسم سے نبی کا معصوم ہونا ضروری نہیں ہے۔ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانو مدرسہ دیوبند اپنی کتاب تصفیۃ العقائد مطبوعہ مجتبائی کے ص۲۵ پر فرماتے ہیں:

۱۔ "پھر دروغ صریح بھی کئی طرح پر ہوتا ہے جن میں سے ہر ایک کا حکم یکساں نہیں ہر قسم سے نبی کو معصوم ہونا ضروری نہیں۔"

۲۔ "بالجملہ علی العموم کذب کو منافی شان نبوت، بایں معنی سمجھنا کہ یہ معصیت ہے اور انبیاء علیہم السّلام معاصی سے معصوم ہیں، خالی غلطی سے نہیں۔" (تصفیۃ العقائد ص۲۸)

اہلسنّت کا مذہب

اہل سُنّت کے نزدیک حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسّلام ہر قسم کے کذب و معاصی سے علی العموم معصوم ہیں اور ان کے حق میں کسی معصیت کا تصور یا کسی قسم کے دروغ صریح کو ان کے لئے ثابت کرنا عزت و ناموس رسالت پر بدترین حملہ ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

حضرات اکابر دیوبند کے نزدیک انبیائے کرام علیہم السّلام اپنی امت سے صرف علم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں عملی امتیاز انہیں حاصل نہیں ہوتا۔ مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند اپنی کتاب "تحذیر الناس" میں ص۵ پر تحریر فرماتے ہیں:

"انبیاء اپنی امت سے اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں، باقی رہا عمل اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہوجاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں۔"

اہلسنت کا مذہب

اہلسنت کے مذہب میں انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی امت سے جس طرح علم میں ممتاز ہوتے ہیں اسی طرح عمل میں بھی پوری امتیازی شان رکھتے ہیں۔ جو شخص انبیاء علیہم والسلام کے اس امتیاز کا منکر ہے، وہ شانِ نبوت میں تخفیف کا مرتکب ہے

علماء دیوبند اللہ تعالیٰ کے چھوٹے بڑے سب بندوں کو بے خبر اور نادان کہتے ہیں۔ دیکھئے تقویۃ الایمان ص۱۳ پر لکھا ہے:

"ان باتوں میں سب بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر اور نادان ہیں۔"

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو بے خبر اور نادان کہنا بارگاہِ نبوت میں سخت دریدہ دہنی ہے اور ایسا کہنا بدترین جہالت و گمراہی ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

حضرات علماء دیوبند انبیاء علیہم السلام کو اپنی امتوں کا سردار کن معنوں میں مانتے ہیں۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۳۵ پر لکھا ہے۔

"جیسا ہر قوم کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار، سو ان معنوں کو ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے۔"

اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو اپنی امت پر وہ سرداری حاصل ہے جو کسی مخلوق کے لئے ثابت کرنا توہین رسالت ہے۔

دیوبندی حضرات کے نزدیک مفسرین جھوٹے ہیں۔ مولوی حسین علی صاحب شاگرد رشید مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بلغۃ الحیران ص۱۵ پر لکھتے ہیں:

"اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا۔ باب سے مراد مسجد کا دروازہ ہے جو کہ نزدیک تھی اور باقی تفسیروں کا کذب ہے۔"

اہلسنت کے عقیدہ میں تفسیروں کو کذب کہنے والا خود کذاب ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب اور اُسکے مقتدی وہابیوں کے عقائد عمدہ تھے۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول ص۱۱۱ پر ہے۔

"سوال: وہابی کون لوگ ہیں اور عبدالوہاب نجدی کا کیا عقیدہ تھا اور کون مذہب تھا اور وہ کیسا شخص تھا اور اہل نجد کے عقائد میں اور سنی حنفیوں کے عقائد میں کیا فرق ہے؟

الجواب: محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں۔ ان کے عقائد عمدہ تھے اور مذہب ان کا حنبلی تھا۔ البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں۔ مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا اور عقائد سب کے متحد ہیں، اعمال میں فرق حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔ (رشید احمد گنگوہی)

اہلسنت کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب باغی خارجی بے دین و گمراہ تھا اس کے عقائد کو عمدہ کہنے والے اسی جیسے دشمنانِ دین، ضال و مضل ہیں۔

دیوبندیوں کا مذہب

مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی پیشوائے علماء دیوبند کے نزدیک کتاب "تقویۃ الایمان" نہایت عمدہ کتاب ہے۔ اس کے سب مسائل صحیح ہیں۔ اس کا رکھنا، پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے

(ملاحظہ فرمائیے فتاویٰ رشیدیہ جلد اول ص۱۱۳)

سوال: تقویۃ الایمان

"سوال: تقویۃ الایمان میں کوئی مسئلہ ایسا بھی ہے جو قابل عمل نہیں یا کل اس کے مسائل صحیح ہیں ....

الجواب: بندہ کے نزدیک سب مسائل اس کے صحیح ہیں .... تمام تقویۃ الایمان پر عمل کرے۔"

اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ اول صفحہ ۶ پر ہے:

"اور کتاب تقویۃ الایمان نہایت عمدہ کتاب ہے اور رد شرک و بدعت میں لاجواب ہے۔ استدلال اس کے بالکل کتاب اللہ اور احادیث سے ہیں۔ اس کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین اسلام ہے۔"

اہلسنت مذہب

اسمٰعیل صاحب دہلوی کی کتاب "تقویۃ الایمان" کو تمام انبیاء کرام و اولیاء عظام کی توہین و تنقیص کا مجموعہ قرار دیتے ہیں۔ درحقیقت یہ محمد بن عبدالوہاب نجدی کی کتاب "التوحید" کا خلاصہ ہے جس میں تمام امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کو کافر و مشرک کہا گیا ہے اور دل کھول کر خدا کے مقدس اور محبوب بندوں کی شان میں گستاخیاں کی گئی ہیں۔

دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کرام "یا شیخ عبدالقادر" کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی کہتے ہیں۔ پھر جو شخص جان بوجھ کر انہیں ایسا نہ کہے اس کو بھی ویسا ہی کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتے ہیں اور ان کے نکاح کو باطل سمجھتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیے فتویٰ مندرجہ بلغۃ الحیران صفحہ ۲

"یا شیخ عبدالقادر یا خواجہ شمس الدین پانی پتی چنانچہ عوام می گویند شرک و کفر است فتویٰ مولانا مرتضیٰ حسن صاحب ناظم تعلیم دیوبند بحوالہ پرچہ اخبار امرت سر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۷ء

"ان عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر، مرتد، ملعون، جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی مرتد و کافر ہے۔ پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی ایسا ہی ہے۔ کوکب یمانی علی اولاد

الزدانی کوکب یمانی علی الجعلان والخراطین۔ توضیح المراد لمن تخبط فی الاستمداد۔"

کالا کافران کتابوں میں ثابت کیا گیا ہے کہ ایسے عقائد رکھنے والے کافر ہیں ان کا نکاح کوئی نہیں سب زانی ہیں۔

اہلسنت کا مذہب

اہل سنت کے نزدیک صحت اعتقاد کے ساتھ یا شیخ عبدالقادر جیلانی اور اس قسم کے تمام الفاظ ندا کہنا جائز ہیں۔ جو شخص کہنے والوں کو کافر، مرتد، ملعون، جہنمی اور زانی قرار دیتا ہے وہ اکابر اولیاء امت کی شان میں گستاخی کر کے خود ملعون، جہنمی اور زانی ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے نزدیک بزرگان دین کو اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اس کی مخلوق مان کر اور ان کے لئے اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی قوت تسلیم کر کے انہیں اپنا سفارشی سمجھنے والے اور ان کی نذر و نیاز کرنیوالے (گویا صحابہ کرام سے لے کر آج تک کے تمام مسلمان، اولیاء، علماء، مجتہدین، صالحین) سب کافر و مرتد اور ابوجہل کی طرح مشرک ہیں۔ تقویۃ الایمان صفحہ ۴ پر مرقوم ہے۔

"کافر بھی اپنے بتوں کو اللہ کے برابر نہیں جانتے تھے بلکہ اسی کا مخلوق اور اسی کا بندہ سمجھتے تھے اور ان کو اس کے مقابل کی طاقت ثابت نہیں کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتیں ماننی اور نذر و نیاز کرنی اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا۔ سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو کہ اس کو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔"

اہلسنت کا مذہب

اہلسنت کے نزدیک ایسے لوگوں کو کافر و مشرک کہنا خود کفر و شرک کے وبال میں مبتلا ہونا ہے۔ مقربین بارگاہ خداوندی کے لئے مقید بالاذن تصرف، طاقت و قدرت اور سفارش ثابت کرنا حق اور درست ہے اور اس کا انکار موجب ضلال اور باعث نکال ہے۔

اکابر علماء دیوبند کے حسب ذیل عقائد و مسائل مندرجہ ذیل عبارات و حوالہ جات منقولہ میں ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے علم غیب کا عقیدہ رکھنا صریح شرک ہے۔
۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے۔ بہر حال ناجائز ہے۔
۳۔ تاریخ معین پر قبروں پر جمع ہونا بغیر لغویات کے بھی گناہ ہے۔
۴۔ متبع سُنّت اور دیندار کو وہابی کہتے ہیں۔
۵۔ تیجہ وغیرہ ناجائز ہے۔ قرآن شریف و کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر ثواب پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب ناجائز ہے۔
۶۔ چالیسواں اور گیارھویں بھی بدعت ہے۔
۷۔ کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا بدعت اور گمراہی ہے اور ایسا کرنے والے سب بدعتی اور گمراہ ہیں۔ حوالہ جات ملاحظہ فرمائیے:

فتاویٰ رشیدیہ حصّہ دوم صا۱۴۱ پر ہے:

۱۔ اور یہ عقیدہ رکھنا کہ آپ کو علم غیب تھا صریح شرک ہے فقط
۲۔ عرس کا التزام کرے یا نہ کرے بدعت اور نادرست ہے۔
۳۔ تعین تاریخ سے قبروں پر اجتماع کرنا گناہ ہے خواہ اور لغویات ہوں یا نہ ہو۔
۴۔ اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنّت اور دیندار کو کہتے ہیں۔
۵۔ نیز فتاویٰ رشیدیہ حصّہ اوّل صا۱۰۱ پر ہے:

"کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس صورت میں کہ فی زمانناً رواج ہے کہ جب کوئی مرجاتا ہے تو اس کے عزیز و اقارب اس روز یا دوسرے یا تیسرے روز یا کسی اور روز جمع ہو کر مسجد یا کسی اور مکان میں قرآن شریف اور کلمہ طیبہ اور درود شریف پڑھ کر بلا تعین شمار ثواب اس پڑھے ہوئے کا متوفی کو بخشتے ہیں اور چنے وغیرہ تقسیم کرتے ہیں تو اس طرح جمع ہونا اور قرآن مجید وغیرہ پڑھنا اور پڑھوانا درست ہے یا نہیں؟ بینوا بالکتاب توجروا یوم الحساب مع تین مہر فرمائیں۔

الجواب: صورت مسئول کا یہ ہے کہ مجتمع ہونا عزیز و اقارب وغیرہم کا واسطے تیسرے روز بدعت و مکروہ ہے۔ شرع شریف میں اس کی کچھ اصل نہیں۔"

۶۔ اسی طرح فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم صا۹۲ پر ہے:

سوال: مرنے کے بعد چالیس روز تک روٹی ملاّ کو دینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: چالیس روز تک روٹی کی رسم کر لینا بدعت ہے، ایسے ہی گیارہویں بھی بدعت ہے۔ بلا پابندی رسم و قیود ایصالِ ثواب مستحسن ہے فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

"بندہ رشید احمد گنگوہی"

۷۔ اس کے علاوہ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صا۱۵۰ پر ہے:

"مسئلہ: فاتحہ کا پڑھنا کھانے پر یا شیرینی پر بروز جمعرات کے درست ہے یا نہیں؟

الجواب: فاتحہ کھانے یا شیرینی پر پڑھنا بدعت ضلالت ہے ہرگز نہ کرنا چاہیئے۔ فقط رشید"

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنّت و جماعت کے عقائد حسب ذیل ہیں:

۱۔ باعلام خداوندی رسولوں کے لئے علم غیب حاصل ہونے کا عقیدہ عین ایمان ہے
۲۔ اہل سنّت کے نزدیک بغیر وجوب التزام کے عقیدہ کے اور التزام کے ساتھ عرس کرنا جائز ہے اور بلا التزام بھی جائز ہے۔
۳۔ تاریخ معین پر مزارات اولیاء اللہ پر مسلمانوں کی حاضری اور بزرگوں کی روحانیت سے فیض حاصل کرنا اہل سُنّت کے عقائد کی رو سے نہ صرف جائز بلکہ مستحسن ہے۔ بشرطیکہ وہاں فسق و فجور اور معصیّت نہ ہو۔
۴۔ اہل سنّت کے نزدیک محمد بن عبدالوہاب کے متبعین کو وہابی کہتے ہیں جن کے عقائد کی رو سے صرف وہی لوگ مسلمان ہیں جو ان کے ہم مسلک اور ہم مشرب ہوں۔ باقی تمام مسلمانوں کو وہ کافر و مشرک اور مباح الدم کہتے ہیں۔
۵۔ اہلسنّت کے نزدیک تیجہ وغیرہ اور قرآن شریف و کلمہ طیبہ و درود شریف پڑھ کر اس کا ثواب ارواح مومنین کو پہنچانا اور چنے تقسیم کرنا سب جائز اور موجب

رحمت و برکت ہے۔ بشرطیکہ یہ امور خلوص اعتقاد اور نیک نیتی سے کئے جائیں
۶۶۷۔ چالیسواں، گیارہویں شریف اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنا سب جائز
اور باعث اجر و ثواب ہے اور ایسا کرنے والے مسلمان صحیح العقیدہ اہل سنّت و جماعت
ہیں۔ ان کاموں کو بدعت قرار دینا اور ان کاموں کے کرنے والے سنی مسلمان کو بدعتی کہنا
سخت گناہ اور بدعت، وضلالت ہے۔

دیوبندی صاحبان کے نزدیک بدعتی کے پیچھے نماز مکروہ تحریمہ ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص۴۷ پر ہے:

”سوال: بدعتی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں؟
الجواب: مکروہ تحریمہ ہے۔ (فی درالمختار باب الامامۃ) واللہ تعالیٰ اعلم
بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ،

اور اسی فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم کے صفحہ ۵۰، ۵۱ پر ہے:
سوال: جمعہ کی نماز جامع مسجد میں باوجودیکہ امام بدعقیدہ ہے، پڑھے یا دوسری جگہ پڑھ لے۔
الجواب: جس کے عقیدے درست ہوں اس کے پیچھے نماز پڑھنی چاہیئے“۔

اہلسنّت کا مسلک یہ ہے کہ عرس و میلاد کرنے والوں اور کھانے یا شیرینی وغیرہ پر فاتحہ پڑھنے والوں اور گیارہویں کرنے والوں کو بدعتی کہنا اور ان کے پیچھے نماز پڑھنے کو مکروہِ تحریمہ جاننا سخت گناہ اور بدترین قسم کی گمراہی ہے۔

اہلسنّت کے نزدیک فی زمانہ عرس و فاتحہ کرنے والوں ہی کے پیچھے نماز پڑھنا صحیح ہے ان کے مخالفین مذکورین کے پیچھے جائز نہیں۔

اکابر حضرات علماء دیوبند کے نزدیک کوئی مجلس میلاد اور کوئی عرس کسی حال میں درست نہیں۔ مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص۱۵۰ پر ارقام فرماتے ہیں:

”مسئلہ انعقاد مجلس میلاد بدون قیام بروایت صحیحہ ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا۔
رقیمہ نیاز محمد امتیاز علی طالب علم مدرسہ قصبہ سہنپور جواب طلب مع حوالہ کتب فقط
الجواب: انعقاد مجلس میلاد بہر حال ناجائز ہے۔ تداعی امر مندوب کے واسطے منع ہے۔ فقط۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ اگر پڑھو گے حوالہ کتب معلوم ہو جائیں گے۔ نہ پڑھو گے تو تقلید سے عمل کرنا۔ فقط والسلام۔
کتبہ، الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ،

سوال: جس عرس میں صرف قرآن شریف پڑھا جائے اور تقسیم شیرینی ہو جائز ہے یا نہیں؟
الجواب: کسی عرس اور مولود شریف میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں، فقط واللہ تعالیٰ اعلم
(بندہ رشید احمد گنگوہی عفی عنہ،)

مسئلہ: محفل میلاد میں جس میں روایات صحیحہ پڑھی جائیں اور لاف و گزاف اور روایات موضوعہ اور کاذبہ نہ ہوں، شریک ہونا کیسا ہے؟
الجواب: ناجائز ہے بسبب اور وجوہ کے۔ فقط رشید احمد“
(فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۵۵)

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنّت کے مذہب میں مجلس میلاد پاک افضل ترین مندوبات اور اعلیٰ ترین مستحسنات سے ہے اور اعراس بزرگان دین بھی اہلسنّت کے نزدیک منجملہ مستحبات ہیں جو شخص یہ کہتا ہے کہ ”بزرگان دین کے عرس میں کوئی لغویت اور امر ممنوع نہ ہو تب بھی ناجائز اور بدعت ہے“ وہ بزرگان دین کا سخت معاند اور ان کے فیوض و برکات سے محروم اور خائب و خاسر ہے۔

اسی طرح میلاد شریف کو بہر حال ناجائز و بدعت قرار دینا حتیٰ کہ سلام و قیام نہ ہو۔ اور روایات موضوعہ نہ ہوں بلکہ صحیح روایتوں کے ساتھ میلاد شریف پڑھا

جائے تب بھی اسے ناجائز اور بدعت و حرام کہنا اہلسنّت کے نزدیک بارگاہِ رسالت سے بغض و عناد کی روشن دلیل ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی علماء کے نزدیک بروایات صحیحہ محرم میں حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کی شہادت کا بیان، شربت اور دودھ پلانا، سبیل لگانا سب حرام ہے، ملاحظہ فرمایئے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم ص ۱۱۳۔

سوال: محرم میں عشرہ وغیرہ کے روز شہادت کا بیان کرنا بروایات صحیحہ یا بعض ضعیفہ بھی و نیز سبیل لگانا، چندہ دینا اور شربت، دودھ بچوں کو پلانا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: محرم میں ذکر شہادت حسنین علیہما السلام کرنا اگرچہ بروایات صحیحہ ہو یا سبیل لگانا، شربت پلانا یا چندہ سبیل اور شربت میں دینا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہیں۔

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنّت کے مسلک میں روایات صحیحہ کے ساتھ محرم وغیرہ میں حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ذکر شہادت باعث رحمت و برکت ہے۔ اسی لئے شہداء کرام کو ایصال ثواب کے لئے شربت دودھ وغیرہ پلانا سب جائز اور مستحسن ہے۔

تشبہ بالروافض کی آڑ لے کر ان امور مستحسنہ کو ناجائز و حرام کہنا مسلمانوں کو حصول خیر و برکت سے محروم رکھنا ہے۔

دیوبندیوں کا مذہب

اکابر علماء دیوبند کے مذہب میں ہندوؤں کے سودی روپے سے جو پانی پیاؤ (سبیل) لگائی جائے اس کا پانی پینا مسلمانوں کے لئے جائز ہے۔ دیکھئے فتاویٰ رشیدیہ حصہ سوم نمبر ۱۱۴ پر ہے:

سوال: ہندو جو پیاؤ پانی کی لگاتے ہیں سودی روپیہ صرف کر کے مسلمانوں کو اس کا پانی پینا درست ہے یا نہیں؟

الجواب: اس پیاؤ سے پانی پینا مضائقہ نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم
رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

دیوبندی حضرات کے مسلک میں ہندوؤں کی ہولی اور دیوالی کی پوریاں وغیرہ مسلمانوں کے لئے کھانا حلال طیب ہے۔

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم ص ۱۲۳ پر مرقوم ہے:

مسئلہ: ہندو تہوار ہولی یا دیوالی میں اپنے اُستاد یا حاکم یا نوکر کو کھیلیں یا پوری یا اور کچھ کھانا بطور تحفہ بھیجتے ہیں ان چیزوں کا لینا اور کھانا اُستاد یا حاکم و نوکر مسلمان کو درست ہے یا نہیں۔

الجواب: درست ہے۔ فقط

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنّت کے نزدیک یہ امر اہل بیت اطہار خصوصًا سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے ساتھ عداوت قلبی کی بیّن دلیل ہے کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کی فاتحہ کے شربت کو تشبہ بالروافض کی آڑ لے کر حرام کہا جائے اور اس کے بالمقابل تشبہ بالہنود سے آنکھیں بند کر کے ہندوؤں کے مشرکانہ تہوار ہولی، دیوالی کی پوری کچوری کو جائز و حلال قرار دیا جائے۔ نیز اہل سُنّت اس بات کو اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ بدترین دشمنی تصور کرتے ہیں کہ امام حسین رضی اللہ عنہ کو ایصال ثواب کے لئے لگائی ہوئی سبیل کے پانی کو ناجائز سمجھا جائے اور اس کے مقابلہ میں ہندوؤں کے سودی روپے سے لگائے ہوئے پیاؤ کا پانی حلال طیب جائز اور پاک مانا جائے، مقام تعجب ہے کہ تشبہ بالروافض تو ملحوظ رہے اور تشبہ بالکفار والمشرکین بالکل نظر انداز کر دیا جائے۔ اہل انصاف غور فرمائیں کہ عداوت حسنین نہیں تو کیا ہے۔ العیاذ باللہ والیہ المشتکی۔

دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کے پیشوایان کرام کے مذہب میں زاغ معروف (مشہور کوا جو عام طور پر پایا جاتا ہے)

کھانا ثواب ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ ۱۳۰ کو دیکھئے اس پر لکھا ہے:

مسئلہ: جس جگہ زاغ معروفہ کو اکثر حرام جانتے ہوں اور کھانے والے کو برا کہتے ہوں تو ایسی جگہ اس کو کھانے والے کو کچھ ثواب ہوگا یا نہ؟ ثواب ہوگا نہ عذاب؟

الجواب: ثواب ہوگا۔ فقط رشید احمد

اہلسنّت کا مذہب یہ ہے کہ پاک غذا پاک لوگوں کے لئے ہے اور خبیث و ناپاک غذا خبیثوں اور ناپاکوں کے لئے ہے۔ زاغ (مشہور کوا) حرام اور خبیث ہے جس کا کھانا مومنین طیبین کے لئے جائز نہیں، کوا کھانے والے حرام خور اور عذاب آخرت کے سزاوار ہیں۔

دیوبندیوں کا مذہب

علماء دیوبند کی نظر میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے "ثانی" ہیں

ملاحظہ فرمایئے مرثیہ مصنفہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی مطبوعہ ساڈھورہ صہ ۶

زبان پر اہل اہوا کی ہے کیوں اعل ہبل شاید
اٹھا دنیا سے کوئی بانی اسلام کا ثانی

اہلسنّت کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم لاثانی و بے نظیر ہیں اور مرثیہ کا زیر نظر شعر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں توہین و تنقیص ہے۔ اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی کہا گیا ہے۔

"بانی اسلام" سے مراد اللہ تعالیٰ ہوگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لہٰذا مولوی رشید احمد گنگوہی (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ کے ثانی ہوئے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے۔

ظاہر ہے کہ یہ گنتی اور شمار کا موقع نہیں۔ اس لئے تسلیم کرنا پڑے گا کہ مولوی محمود الحسن

صاحب دیوبندی نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو اللہ تعالیٰ یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل قرار دے کر خدا اور رسول کی شان میں توہین کی۔

تعجب ہے کہ اگر کسی جاہل آدمی کو مولوی اشرف علی صاحب تھانوی یا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کا ثانی کہہ دیا جائے تو دیوبندیوں کے دل میں فوراً درد پیدا ہوگا کہ "اف" ہمارے مقتداؤں کی توہین ہوگئی۔ لیکن یہ خود ایک مولوی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ثانی کہیں تو انہیں توہین رسول کا قطعاً احساس نہیں ہوتا۔ بلکہ ایسے توہین آمیز کلام کی تاویلات فاسدہ میں ایڑی چوٹی کا زور لگانے لگتے ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار

دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندیوں کے نزدیک مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے حقیر اور چھوٹے سے کالے غلاموں کا لقب "یوسف ثانی" ہے۔ دیکھئے مرثیہ مولوی محمود حسن صاحب صہ ۱۱

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں ۵
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی۔

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنّت کا مسلک یہ ہے کہ کسی کو وصف عیب سے تعبیر کرکے یوسف ثانی اس کا لقب قرار دینا یوسف علیہ السلام کی شان میں توہین و تنقیص ہے "عبید سود" کے معنی ہیں کالے رنگ کے حقیر اور چھوٹے غلام جن کو دوسرے لفظوں میں "کالے غلیطے" بھی کہا جا سکتا ہے۔ اگر کسی نے کسی کو یوسف ثانی سے تعبیر کیا ہے تو اس کے حسن کو تسلیم کرکے اور اسے حسین قرار دے کر کہا ہے۔ لیکن اس شعر میں تو مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے غلاموں کو "عبید سود" کالے غلیطے کہہ کر اور ان کے محقر و مصغر ہونے کا اظہار کرکے پھر انہیں سیاہ فام ماننے کے بعد ان کا لقب 'یوسف ثانی' رکھا ہے۔ جس میں جمال یوسفی کی صریح توہین ہے۔ العیاذ باللہ۔

دیوبندی مسلک میں مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کی مسیحائی سیدنا عیسیٰ بن مریم کی مسیحائی سے بڑھ

چڑھ کر ہے۔ دیکھئے مرثیہ مصنفہ مولوی محمود حسن صاحب دیوبندی صہ ۳۳ :

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم۔

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنّت کا مذہب یہ ہے کہ کسی نبی کے معجزات اور کمالات میں کسی غیر نبی کو نبی سے بڑھ چڑھ کر ماننا عین توہین نبوت ہے۔

اس شعر میں مردہ اور زندہ سے حقیقی مردہ اور زندہ مراد ہو یا مجازی ہر صورت میں حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی توہین ہے۔ اس لئے کہ مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کا حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی مسیحائی سے مقابلہ کیا گیا ہے۔ اور پھر مولوی رشید احمد صاحب کی مسیحائی کو حضرت عیسٰی علیہ السّلام کی مسیحائی پر ترجیح دی گئی ہے جو سیّدنا مسیح ابن مریم کی شان میں گستاخی ہے. اعاذنا اللہ منہ

دیوبندیوں کا مذہب

دیوبندی حضرات کے نزدیک کعبہ میں بھی گنگوہ کا رستہ تلاش کرنا چاہیئے۔ مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی اپنے تصنیف کردہ مرثیہ کے صفحہ نمبر ۱۳ پر یہ ارشاد فرماتے ہیں۔ ؎

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ ،
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے شوق و ذوق عرفانی :

اہلسنّت کا مذہب

اہلسنّت کے نزدیک کعبہ مطہرہ تمام دنیائے انسانیت کا مرکز و مرجع اور سب کے لئے امن و عافیت کا گہوارہ ہے۔ مرد مومن کا دل خود بخود کعبہ کی طرف کھنچتا ہے۔ خصوصًا عارف باذوق پر کعبہ کے حقیقی حسن و جمال اور اس کے انوار و تجلیات کا انکشاف ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں جو لوگ کعبہ میں پہنچ کر بھی گنگوہ کا راستہ ڈھونڈتے ہیں وہ علم و عرفان اور ذوق و شوق سے قطعًا محروم ہیں کعبہ میں پہنچنے کے بعد گنگوہ کا متلاشی ہونا یقینًا کعبہ مطہرہ کی عظمت شان کو گھٹاتا ہے۔

ناظرین کرام : تصویر کے دونوں رخ آپ کے سامنے موجود ہیں۔ اب آپ کو اختیار ہے جسے چاہیں پسند فرمائیں۔ میں اپنے معبود حقیقی رب کائنات مجیب الدعوات جل مجدہ سے بصد تضرع وزاری دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالٰی قبول حق کی عطا فرمائے۔ آمین

سیّد احمد سعید کاظمی

تمت بالخیر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کروں تیرے نام پہ جان فدا
نہ بس ایک جاں دو جہاں فدا

گستاخ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سزا

قرآن و حدیث و اجماع امت کی روشنی میں مع تذکرہ غازی علم الدین شہید

از

ممدوح علماء و مشائخ حرمین ،
اعلیٰ حضرت
امام احمد رضا بریلوی قدس سرہ القوی
۱۲۷۲ھ ۱۸۵۶ء — ۱۳۴۰ھ ۱۹۲۱ء

غزالی زماں ، رازی دوراں
حضرت علامہ
سید احمد سعید شاہ کاظمی علیہ رحمۃ الباری
۱۳۳۱ھ ۱۹۱۳ء — ۱۴۰۶ھ ۱۹۸۶ء

مکتبہ ضیاء السنۃ
جامع مسجد شاہ سلطان کالونی ، ریلوے روڈ ، ملتان